قبلہ مصنف دام ظلہم نے تمام حقوق طباعت رسالہ ہذا منیجر کاظم بک ڈپو دہلی کو عطا فرمائے ہیں۔

جو بلا اجازت چھاپیں

اللہ نور السموٰت والارض

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب

معارج العرفان

فی

فضائل امناء الرحمن

مولفہ

زبدۃ الحکماء مولٰنا و مقتدانا مولوی حکیم السید مرتضیٰ حسین صاحب قبلہ زیدی

حسب فرمایش عالیجناب فخر الحاج والزوار حاجی شریف حسین صاحب کربلائی رئیس کیرانہ ضلع مظفر نگر

بسعی

کارپردازان کاظم بک ڈپو دہلی

۱۳۵۰ھ — ۱۹۳۲ء

در جید برقی پریس دہلی طبع شد

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی تقدس عن مماثلة مکوّناته وتنزه عن مشابهة مصوّراته
لیس له فیما ابتدع مجانسة ولا له فیما اخترع مشابهة بان من الاشیا قدرة
وبانت الاشیاء منه خلقة ومنها قال الله الواحد الاحد المتعال لَیسَ
کَمِثلِهِ شَیْءٌ فَلا تَضرِبُوا لِلّهِ الاَمثالَ والصّلوٰة والسّلام علی اعاظم
مخلوقاته واکارم مصنوعاته محمّدٍ نبیّه وعلیٍّ ولیّه وعترتهما حُججه
علی بریته وخلفائه فی خلیفته خصهم الله لنفسه فی القدم و
انشاهم لذاته من العدم جعلهم سترًا وحجابًا بینه وبین کلّ شیءٍ
وافترض طاعتهم وولایتهم علی کلّ شیءٍ خلقهم من نور عظمته و
جلاله وبراهم من سناء عزّه وکماله فهولاء نور السّموات والارضین
ومقامات ربّ العالمین جعلهم خزائن علمه وحکمته و

معادن سرّہ ووحیہ ومصادر کلماتہ وآیاتہ ومظاہر قدرتہ ومعجزاتہ ظاہرھم بشریۃٌ وباطنھم لاھوتیۃٌ نسب طاعتھم وعصیانھم الیٰ ذاتہ واقامھم مقام نفسہ لانہ لایریٰ ولا یعرف و لایدرک ولا یوصف فلولا ھم ما عرف اللہ ولولا ھم ما عبد اللہ یجری اللہ امرہٗ کیف یشاء فیما یشاء ولا یسئل عما یفعل وھم یسئلون ؀

اما بعد حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ ۙ یَّکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ؕ

(سورۂ نور آیہ ۳۶)

جسکا زبان فارسی میں یوں ترجمہ کیا گیا ہے۔ خدا روشنی آسمانہا وزمین است ومثل نور او مانند روزنۂ فانوسی کہ در آنست چراغی افروختہ ، کہ آں چراغ در قندیل بلوری باشد۔ وآں قندیل گویا ستارہ ایست درخشان چون چراغ افروختہ شدہ است از درخت بابرکت زیتون کہ نہ ازجانب شرق است ونہ ازجانب غرب۔ نزدیک است کہ روغن آں روشنی دہد واگر نرسد اورا آتش نوریست بر نور۔ کہ راہ نماید خدا بروشنی او ہرکرا می خواہد۔ وبیان میکند خدا داستانہا برائے مردمان۔ وخدا بہر چیزے داناست۔

(از قرآن مطبوعہ طہران)

اور زبان اردو میں یہہ ترجمہ کیا گیا ہے۔ اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا مثال نور اس کے کی مانند طاق کے ہے کہ بیچ اس کے چراغ ہو۔ اور چراغ بیچ قندیل شیشہ کے۔ اور وہ قندیل گویا کہ وہ تارہ ہے چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ

درخت مبارک زیتون کے سے نہ مشرق کی طرف ہے نہ مغرب کی طرف نزدیک ہے کہ تیل اس کا روشن ہو جائے۔ اور اگرچہ نہ لگے اس کو آگ۔ روشنی اوپر روشنی کے راہ دکھاتا ہے اللہ طرف اپنے نور کے جس کو چاہتا ہے۔ اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں واسطے لوگوں کے اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے۔

(از قرآن مترجمہ مولوی رفیع الدین صاحب)

اس آیۂ نور میں موضوع بحث یہ امر ہے کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۔ میں لفظ نور سے عین ذات باری تعالیٰ عزاسمہ کی مراد ہے یا سوائے اللہ کے کوئی اور شے۔ اگر کسی شیعہ اثنا عشری کا یہ اعتقاد ہو کہ معاذ اللہ عین ذات باری تعالیٰ عزاسمہ کی نور ہے تو ہم اس بات کے کہنے پر مجبور ہیں کہ وہ شخص صرف اپنے ہی مذہب کے مسائل توحید اور تفسیر قرآن سے بے بہرہ نہیں ہے بلکہ ہمارے سُنّی بھائیوں کے الہیات اور تفسیروں سے بھی جاہل ہے۔ اور اگر جاہل نہیں ہے اور اس نے فریقین کے الہیات اور تفسیروں کی کتابیں مطالعہ کی ہیں تو پھر یقیناً وہ شیعہ اثنا عشری نہیں ہے بلکہ یا **مانویہ** ہے جو باری تعالیٰ عزاسمہ کو نور اعظم جانتے ہیں یا **مجسّمہ** ہے جو تمام الفاظ قرآن کے لغوی معنوں کو محکم اور صحیح سمجھکر باری تعالیٰ عزاسمہ کے لئے صورت اور اعضاء اور مثالیں تجویز کرتے ہیں۔ بہر حال یہ اعتقاد اس کا کہ عین ذات باری تعالیٰ عزاسمہ کی نور ہے عقلاً اور نقلاً بالکل لغو اور فاسد ہے۔

اوّل ۔ اس لئے کہ نور وہ ہے جو بذاتہ ظاہر ہو اور لغیرہ مظہر ہو یعنی خود دکھائی دیتا ہو۔ اور دوسری چیزوں کو دکھلاتا ہو۔ لیکن اللہ نہ خود دکھائی دیتا ہے۔ اور نہ چمک کر دوسری چیزوں کو دکھلاتا ہے۔ لہذا حق سبحانہ تعالیٰ نور نہیں ہے۔ اگر اس کی ذات نور ہوتی تو وہ بھی ہمکو نور کی طرح دکھائی دیتا۔ اس کی ذات

مقدس اس تعریف سے بالکل بری ہے۔ لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ۔ یعنی اس کو آنکھیں نہیں پاتیں اور وہ آنکھوں کو پاتا ہے اور وہ باریک بین خبردار ہے۔

(سورۂ انعام آیہ ۱۰۳)

دوم۔ اس لئے کہ اگر نور عین ذات باری تعالیٰ عزاسمہ کی ہوتا تو واجب تھا کہ وہ بھی لازوال ہوتا کیونکہ حق سبحانہ تعالیٰ کے لئے زوال ممتنع ہے۔ مگر یہ نور برس کے مہینوں اور مہینوں کے دنوں اور دنوں کے گھنٹوں اور گھنٹوں کے دقیقوں میں زائل ہوتے ہوتے آخر کو اندھیرا گھپ ہو جاتا ہے لہذا نور حق سبحانہ تعالیٰ کی ذات نہیں ہو سکتا۔

سوم۔ اس لئے کہ کوئی شے متحرک کبھی قدیم نہیں ہو سکتی ہر نقطہ پر اس کے لئے حدوث ثابت ہے۔ اور نور ایک دقیقہ میں ایک لاکھ نوے ہزار میل حرکت کرتا ہے پس یہہ بھی حادث ہے۔ اور حق سبحانہ تعالیٰ قدیم ہے۔ لہذا نور اس کی عین ذات کبھی نہیں ہو سکتا۔

چہارم۔ اس لئے کہ ہر چیز تقسیم ہونے والی اپنے وجود میں اپنے اجزا کی محتاج ہوتی ہے۔ اس لئے کہ جب تک اس کے سب اجزا جمع نہ ہوں گے۔ وہ چیز وہ چیز بھی نہیں کھلائے گی اور اس کے اجزا اس کے غیر ہیں۔ اس لئے کہ غیر نہ ہوتے تو وہ چیز تقسیم نہ ہو سکتی اور جو چیز اپنے وجود میں غیر کی محتاج ہو وہ ممکن اور حادث ہے۔ اور یہ نور بداہتہً مختلف اللون شعاعوں میں تقسیم اور تحلیل ہو جاتا ہے اور اپنے وجود میں اپنے اجزا کا محتاج ہے لہذا یہہ بھی ممکن اور حادث بالغیر ہے پس عین ذات واجب الوجود واحد حق سبحانہ تعالیٰ کی نہیں ہو سکتا۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ۔ (سورۂ اخلاص)

پنجم - اس لئے کہ جتنے نور ہیں سب متماثل ہیں۔ اور نص محکم قرآنی ہے کہ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ یعنی مثل اس کے کوئی چیز نہیں۔ پس دو حال سے خالی نہیں یا تو باری تعالیٰ عزاسمہ نور نہیں ہے یا معاذ اللہ یہ آیت قرآن باطل ہے۔

لہذا حق سبحانہ تعالیٰ نور نہیں ہے۔

ششم - اس لئے کہ اسی آیۂ نور کے پہلے فقرہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے بعد ارشاد فرماتا ہے۔ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ۔ یعنی مثال اس کے نور کی ایسی ہے جیسے طاق اور پھر فرماتا ہے۔ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ یعنی جسکو چاہتا ہے اللہ اپنے نور کی طرف ہدایت کرتا ہے پس صاف ظاہر ہے کہ نفس نور اس کی عین ذات نہیں ہے بلکہ نور اس کی طرف مضاف ہے اور مضاف ہمیشہ مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے۔ لہذا نور اور ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ اور ہے۔

ہفتم - اس لئے کہ نصِ محکم قرآنی ہے فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ یعنی خدا کے لئے مثالیں نہ بیان کرو۔ ہم کو تو منع فرماتا ہے اور خود اپنی ذات مقدس کے لئے مشکوۃ اور زجاجہ اور مصباح کی مثالیں بیان کرتا ہے۔ پس دو حال سے خالی نہیں یا نور نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میں نور سے اس کی عین ذات مراد نہیں ہے۔ بلکہ کوئی اور شے مراد ہے۔ جس کے لئے مثال اور تشبیہ دینا جائز ہے یا یہ آیۂ محکم فَلَا تَضْرِبُوْا معاذ اللہ باطل ہے۔ لہذا ذات مقدس جناب باری عزاسمہ نور نہیں ہے۔

ہشتم - اس لئے کہ خود حق سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ۔ یعنی جمیع حمد ایسے اللہ کے لئے ہے جس نے خلق کیا آسمانوں اور زمین کو اور پیدا کیا اندھیروں اور نور کو (سورہ انعام آیۂ ۱)۔ پس نور جو شے مخلوق ہے کیونکر عین ذات خالق کی

ہوسکتا ہے۔ اور شئ حادث کو قدیم کہنا یا قدیم میں صفات حادث کے سمجھنا بالکل خلاف عقل اور نقل ہے۔ حادث قدیم نہیں ہوسکتا۔ کہاں خالق کہاں مخلوق کہاں حادث کہاں قدیم سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ۔ (سورہ صافات آیہ ۱۷۷) یعنی پاک ہے رب تیرا پروردگار عزت اس چیز سے کہ وصف کرتے ہیں۔

پس بحمد اللہ عقلاً اور نقلاً یہ ثابت ہوگیا کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ میں لفظ نور سے ہرگز ذات باری عزّ اسمہ مراد نہیں ہے۔ بلکہ سوائے ذات باری تعالیٰ کچھ اور مراد ہے اور اس کی تاویل کی گئی ہے اور ظاہر معنی لغوی نور کے نہیں لئے گئے۔ اور جب تاویل کی گئی تو یہ آیت محکم نہیں ہوئی بلکہ متشابہ ہے جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خود اپنی کتاب کی کل آیتوں کی دو قسمیں کردی ہیں۔ ایک محکم اور دوسری متشابہ هُوَ الَّذِىٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ۔ (سورۂ آل عمران آیہ ۵) وہ ایسا ہے جس نے نازل کی تجھپر کتاب اس بھی آیات محکمات ہیں کہ وہ سب اصل کتاب ہیں اور دوسری متشابہ ہیں۔ اب یہہ جاننا چاہئے کہ آیہ محکم کسکو کہتے ہیں اور متشابہ کسکو کہتے ہیں۔ تو امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن میں محکم ہیں اور متشابہ ہیں پس محکم وہ آیت ہے جس کے معنی پر ایمان لاتا ہے اور عمل کرتا ہے اور اطاعت کرتا ہے۔ اور متشابہ وہ آیت ہے جس کے معنی پر ایمان لاتا ہے اور عمل نہیں کرتا ہے۔ اس لئے کہ خدا فرماتا ہے کہ متشابہ آیت پر وہی لوگ عمل کرتے ہیں جن کے دلوں میں کجی ہے۔ اور اس کے معنی گڑھ کر فتنہ بپا کرنا چاہتے ہیں۔ اور متشابہ آیت کی تاویل سوائے خدا کے اور راسخون فی العلم حضرات کے کوئی نہیں جانتا ہے۔

محمد بن الحسین عن وھیب بن حفص عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان القرآن فیہ محکم ومتشابہ فاما المحکم فیومن بہ ویعمل بہ ویدین بہ واما المتشابہ فیومن بہ ویعمل بہ وھو قول اللہ تبارک وتعالیٰ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِیْلِہٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗ اِلَّا اللہُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ۔ (بحار الانوار از بصائر الدرجات باب انہم علیہم السلام اہل علم القرآن جلد ہفتم)

پس اس تعریف کے مطابق جو امام علیہ السلام نے محکم اور متشابہ کی فرمائی ہے۔ یہ آیۂ نور ہم کو متشابہ معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اس کے معنی میں کوئی حکم ایسا نہیں ہے جس پر ہم عمل کریں مگر اس پر ایمان لانا لازم ہے کہ یہ قرآن ہے اور کلام خدا ہے۔ اللہ اور راسخون فی العلم اس کے معنی بہتر جانتے ہیں گو یہ تعریف محکم اور متشابہ کے سمجھنے کے لئے کافی ہے تاہم اہل لغت اور مفسرین نے جو تعریف محکم اور متشابہ کی کی ہے۔ اس کے ساتھ بھی مطابق کر کے ہم دکھائے دیتے ہیں کہ یہ آیۂ نور متشابہ ہے محکم نہیں ہے۔

اہل لغت۔ محکم اس لفظ کو کہتے ہیں جس کے معنی منضبط اور متقن یعنی ٹھیک ہوں کہ سوائے اس ایک معنی کے دوسرے معنی سمجھ میں نہ آویں۔ اور متشابہ اس لفظ کو کہتے ہیں۔ جس کے ٹھیک معنی سمجھ میں نہ آتے ہوں اور کئی معنوں کا شبہ ہوتا ہو۔ پس اہل لغت کی تعریف کے مطابق بھی یہہ آیۂ نور متشابہ ہے۔ اس لئے کہ اس آیت کے پہلے فقرہ میں لفظ نور کئی معنی رکھتا ہے۔ روشنی کو بھی کہتے ہیں۔ آشکارا کرنے والے کو بھی کہتے ہیں۔ ذات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی کہتے ہیں۔ یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہاں نور کے ٹھیک کونسے معنی ہیں۔ اسی طرح اکثر الفاظ اس آیت کے متشابہ ہیں۔ (قاموس۔ منتہی الارب)

اہل تفسیر محکم کا اطلاق اُس آیت پر کرتے ہیں جس کے معنے کھلے ہوئے ہوں۔ اور ہر لغت کا جاننے والا سمجھ جائے۔

اور اُس آیت پر کرتے ہیں جو منسوخ یا مخصوص نہ ہو۔ یا وہ نسخ اور تخصیص دونوں سے محفوظ ہو۔ اور اُس آیت پر بھی محکم کا اطلاق کرتے ہیں جس کا سیدھا بیان پیچیدگی سے خالی ہو۔

اور اُس آیت پر بھی کرتے ہیں جس کی تاویل میں ایک پہلو کے سوا دوسرا پہلو نہ نکلے اور متشابہ ان کل باتوں میں محکم کے خلاف ہے (مجمع البحرین)

پس مفسرین کی تعریفات کے مطابق بھی یہ آیۂ نور محکم نہیں معلوم ہوتی۔ بلکہ متشابہ ہے اس لئے کہ اس کی تاویل میں کئی پہلو پیدا ہوتے ہیں اور چونکہ اکثر الفاظ اس کے چند معانی رکھتے ہیں۔ سمجھنے والے پر اسکے معنی روشن نہیں ہوتے بلکہ مبہم رہتے ہیں۔

جب ہم کو حدیث سے اور لغت سے اور اقوال مفسرین سے معلوم ہو گیا کہ آیۂ نور متشابہ ہے اور ہم کو اس کے ٹھیک معنی نہیں معلوم ہو سکتے تو یہ دیکھنا ہے کہ اس کی ٹھیک تاویل کون جانتا ہے جس سے ہم اس کو دریافت کریں اور سمجھیں۔ تو حق سبحانہ تعالیٰ انہیں متشابہ آیتوں کی تاویل جاننے والوں کو خود بتاتا ہے اور فرماتا ہے کہ نہیں جانتا تاویل اس کی مگر اللہ اور راسخون فی العلم۔ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ (آل عمران آیہ ۵)

پس معلوم ہوا کہ متشابہ آیتوں کی تاویل جاننے والے دو ہی ہیں۔ ایک اللہ۔ دوسرے راسخون فی العلم۔ پس لازم ہوا کہ ہم انہیں دو جاننے والوں میں سے کسی ایک سے پوچھیں۔ اللہ سے پوچھنے کی تو ہم قابلیت نہیں رکھتے۔ ہاں شاید وہ لوگ پوچھ سکیں جنہوں نے بلا واسطۂ مُحَمَّدٌ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

خدا کو پہچان لیا ہے۔ اس لئے کہ جس طرح بلا واسطہ پہچان لیا ہے اسی طرح بلا واسطہ پوچھ بھی سکتے ہیں۔ اب رہے راسخون فی العلم تو یہ دیکھنا ہے کہ وہ کون ہیں۔ یوں تو جس کا جی چاہے اپنے تئیں راسخ فی العلم کہے یا سمجھے مگر شیعوں کی حدیثیں یہی بتاتی ہیں کہ راسخون فی العلم صرف محمدؐ وآل محمدؐ صلوات اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

(۱) ابی عن ابی عمیر عن ابی اذینہ عن برید عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان رسول اللہ افضل الراسخین فی العلم فقد علم جمیع ما انزل اللہ علیہ من التنزیل والتاویل وما کان اللہ لینزل علیہ شیئاً لم یعلمہ التاویل واوصیائہ من بعدہ یعلمون کلہ الحدیث (بحار الانوار باب انہم علیہم السلام اہل علم القرآن۔ تفسیر علی بن ابراہیم قمی) امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ افضل راسخون فی العلم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں جو کچھ خدا نے اس جناب پر تنزیل اور تاویل نازل فرمائی سب کو جانتے تھے اور خدا نے ان پر کوئی چیز نازل نہیں کی جس کی تاویل نہ بتائی ہو اور اس جناب کے بعد ان کے اوصیاء ان کل تنزیلوں اور تاویلوں کو جانتے ہیں۔

(۲) محمد بن احمد بن ثابت عن الحسن بن محمد بن سماعہ عن وھیب بن حفص عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ان القران زاجرٌ وامرٌ یامر بالجنۃ ویزجر عن النار وفیہ محکم ومتشابہ فاما المحکم فیومن بہ ویعمل بہ ویدین بہ واما المتشابہ فیومن بہ ولا یعمل بہ وھو قول اللہ تعالیٰ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِیْلِہٖ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗٓ اِلَّا اللّٰہُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا

والراسخون فی العلم آل محمد علیہم السلام

(تفسیر علی بن ابراہیم ۔ بحار الانوار باب انہم علیہم السلام اہل علم القرآن)

ابوبصیر کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا ہے کہ وہ جناب ارشاد فرماتے تھے یہ کہ قرآن باز رکھنے والا ہے اور حکم دینے والا ہے حکم دیتا ہے طرف جنت کے اور باز رکھتا ہے جہنم سے اس میں محکم ہے اور متشابہ ہے پس محکم وہ ہے جس پر مومن ایمان لاتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اور اس کی اطاعت کرتا ہے اور متشابہ وہ ہے کہ جس پر ایمان لاتا ہے۔ اور عمل نہیں کرتا اسی لئے خدا فرماتا ہے پس ایسے لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے پس پیروی کرتے ہیں اس کی جو اس میں متشابہ ہے فتنہ بپا کرنے کے لئے اور اس کی تاویل گھڑنے کے لئے اور نہیں جانتا تاویل اس کی مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم میں راسخ ہیں (مومنین تاویل راسخون فی العلم سے سُن کر) کہتے ہیں کہ جو کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ ہم سب پر ایمان لائے ہیں۔ اور راسخون فی العلم آل محمدؐ علیہم السلام ہیں۔

(۳) محمد بن احمد عن الاھوازی عن النضر عن ایوب بن الحُرّ وعمران بن علی عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال نحن الراسخون فی العلم ونحن نعلم تاویله ۔ (بصائر الدرجات بحار الانوار ۔ باب انہم علیہم السلام اہل علم القرآن) امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ راسخون فی العلم ہم ہیں اور ہم اس کی تاویل جانتے ہیں۔

خلاصہ اس تمام بیان کا یہ ہوا کہ آیۂ نور متشابہ ہے اور متشابہ کی تاویل نہیں جانتا مگر اللہ اور راسخون فی العلم اور راسخون فی العلم نہیں ہیں مگر محمد

وآل محمد صلواۃ اللہ علیہم۔ اور ہم جاہلوں کو خدا نے یہ حکم دیا ہے۔ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۂ انبیاء آیہ ۷) یعنی اگر تم نہیں جانتے ہو تو دین کی کتاب والوں سے پوچھو۔ پس ہم کو دیکھنا چاہیئے کہ اہل ذکر کون ہیں تو ہماری حدیثیں یہی کہتی ہیں کہ اہل ذکر محمدؐ وآل محمد علیہم الصلواۃ والسّلام ہیں۔

۱۔ ابن معروف عن حماد بن برید عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ قال الذکر القران ونحن اهلہ (بصائر الدرجات۔ بحار الانوار۔ باب انہم علیہ السلام اہل الذکر) امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیہ کی تفسیر میں فرمایا کہ ذکر قرآن ہے۔ اور ہم اہل اس کے ہیں۔

۲۔ محمد بن الحسین و محمد بن عبد الجبار عن ابن فضال عن ثعلبہ عن بعض اصحابنا عن محمد بن مروان عن الفضیل بن یسار عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ قال رسول اللہ واهلبیتہ هم اهل الذکر وهم الائمۃ (بصائر الدرجات۔ بحار الانوار باب انہم علیہم السلام اہل الذکر) امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسولؐ اللہ اور ان کے اہل بیت اہل ذکر ہیں او[ر] وہ آئمہ ہیں۔

۳۔ محمد بن العبّاس عن ابی عقدۃ عن احمد بن الحسین عن ابیہ عن الحصین بن مخارق عن ابی طریف عن ابن نباتہ عن امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وآلہ فی قولہٖ عزوجل فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ قال نحن اهل الذکر (کنز از تفسیر محمد بن عباس

بحار الانوار باب انہم علیہم السلام اہل الذکر) جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم اہل ذکر ہیں۔

حاصل کلام یہ ہوا کہ خدا ہم سے فرماتا ہے کہ جو تم نہ جانتے ہو وہ اہل ذکر سے پوچھو اور آیات تشابہات کی تاویل ہم نہیں جانتے تو لازم ہوا کہ ہم ان کو اہل ذکر سے پوچھیں اور حدیثوں سے ثابت ہوا کہ اہل ذکر محمد و آل محمدؐ علیہم السلام ہیں پس چاہئے کہ تشابہات کی تاویلیں ہم انہیں سے پوچھیں۔ اور جو کچھ وہ حضرات تاویل ارشاد فرمائیں اس پر ایمان لائیں اور حسب ارشاد حق سبحانہ تعالیٰ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا۔ کے مصداق بنیں۔ نہ یہ کہ جو کچھ محمدؐ و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام نے تاویل فرمائی ہو اس کو تو پس پشت ڈال دیں اور اپنی من مانی تاویلیں جو چاہیں گھڑ کر فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ میں داخل ہو جائیں **لھذا** پہلے ہم ان تاویلوں کو بیان کرتے ہیں جو معصومین علیہم السلام سے وارد ہوئی ہیں۔

(۱) حدثنا حمید بن زیاد عن محمد بن حسین عن محمد بن یحییٰ عن طلحۃ بن زید عن جعفر بن محمد عن ابیہ علیہ السلام فی ھذہ الآیۃ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قال بداء بنور نفسہ مَثَلُ نُوْرِہٖ مثل ھداہ فی قلب المومن کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ جوف المومن و القندیل قلبہ والمصباح النور الذی جعلہ اللہ فیہ یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ قال الشجرۃ المومن زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ علی سواء الجبل لا غربیۃ ای لا شرق لھا ولا شرقیۃ ای لا غرب لھا اذا طلعت الشمس طلعت علیھا واذا غربت غربت علیھا یَکَادُ زَیْتُھَا

يُضَىٓءُ يكاد النور الذى جعله الله فى قلبه يضئ وان لم يتكلم نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ فريضة وسُنة على سنة يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ قال يهدى اليه بفرائضه وسننه من يّشاء وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ قال فهذا مثل ضربه الله للمومن قال فالمومن ينقلب فى خمسة من النور۔ مدخله نور۔ ومخرجه نور۔ وعلمه نور۔ وكلامه نور۔ ومصيره يوم القيمه الى الجنة نور۔ قال الراوى قلت لجعفر عليه السلام۔ انهم يقولون مثل نور الرب۔ قال سبحان الله ليس الله مثل اما قال۔ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ۔

(تفسير صافی۔ تفسیر برہان۔ تفسیر علی بن ابراہیم۔ بحار الانوار ج ۱۔ ص۱۷۵)۔

امام محمد باقر علیہ السلام سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی یہ تاویل بیان فرمائی ہے۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ فرمایا کہ ابتدا کی خدا نے اپنے نفس کے نور سے۔

مَثَلُ نُوْرِهٖ۔ مثال ہے اس ہدایت کی جو قلب مومن میں خدا سے وارد کی ہے۔

كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ۔ جوف یعنی سینہ مومن کا ہے۔ اور قندیل اس کا قلب ہے اور مصباح وہ نور ہے۔ جو خدا نے اسمیں روشن کیا ہے۔

يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ۔ فرمایا کہ شجرہ مومن ہے۔

زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ۔ کہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر ہے لا شرقية یعنی اس کے لئے شرق نہیں ہے۔ لا غربية یعنی اس کے لئے غرب نہیں ہے جب آفتاب طالع ہوا تو اسی پر طالع ہوا اور جب غروب ہوا تو اسی پر غروب ہوا۔

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِىٓءُ۔ قریب ہے کہ وہ نور جو خدا نے اس کے قلب میں عطا کیا ہے

پر چمکے اور اگرچہ وہ مومن کلام نہ کرے۔
نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔ فرض اور سنت پر سنت ہے۔
یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ فرمایا کہ جسکو چاہتا ہے اپنی جانب اپنے فرائض اور سنتوں کے ذریعہ سے ہدایت کرتا ہے۔
وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ۔ فرمایا کہ یہ مثال بیان کی ہے اللہ نے مومن کے لئے۔ پس مومن پانچ نوروں میں منقلب ہوتا ہے۔ مدخل اس کا نور ہے مخرج اس کا نور ہے۔ علم اس کا نور ہے۔ کلام اس کا نور ہے۔ اور بازگشت اس کی روز قیامت جانب جنت نور ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے جعفر علیہ السلام سے عرض کی کہ لوگ کہتے ہیں کہ مثال نور رب کی ہے (یعنی خدا نے اپنی ذات کی یہ مثال بیان کی ہے) فرمایا کہ سبحان اللہ خدا کے لئے کوئی مثال نہیں ہے کیا اس نے نہیں فرمایا۔ فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ۔ کہ خدا کے لئے مثالیں نہ بیان کرو۔
(۲) محمّد بن یعقوب عن علی بن محمّد عن سهل بن زیاد عن یعقوب بن یزید عن العباس بن هلال قال سئلت الرضا علیه السلام عن قول الله عزّ وجل اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ فقال هادٍ لاهل السموات وهادٍ لاهل الارض۔ وفی روایة لبرقی هدی من فی السمٰوات وهدی من فی الارض (غایة المرام از کافی عماد الاسلام۔ تفسیر برہان از کتاب توحید صدوق ومعانی الاخبار) عباس بن ہلال نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ سے کیا مراد ہے تو حضرت نے فرمایا کہ اللہ ہدایت کرنے والا ہے اہل سمٰوات کی اور اہل زمین کی (یعنی نور بمعنی ہدایت کنندہ ہے) اور برقی نے جو روایت

کی ہے اسمیں بجائے ہادِ کے لفظ ہدیٰ بصیغہ ماضی بیان کیا ہے۔

(۳) عن علی بن محمد عن علی بن العباس عن علی بن حماد عن عمر بن شمر عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام ۔ (الی ان قال) ثم ان رسول اللہ وضع العلم الذی کان عندہ عند الوصی و ھو قول اللہ عزوجل اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یقول انا ھادی السموات والارض مثل العلم الذی اعطیتہ وھو نوری الذی یھتد بہ مثل المشکوۃ فِيْهَا مِصْبَاحٌ فالمشکوۃ قلب محمد والمصباح النور الذی فیہ العلم وقولہ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ یقول انی ارید ان اقبضنک فاجعل الذی عندک عند الوصی کما یجعل المصباح فی الزجاجۃ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فاعلمھم فضل الوصی يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ فاصل الشجرۃ المبارکۃ ابراھیم وھو قول اللہ عزّوجل رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وھو قول اللہ عزوجل اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ یقول لستم بیھود فتصلوا قبل المغرب ولا نصاریٰ فتصلوا قبل المشرق وانتم علی ملۃ ابراھیم صلی اللہ علیہ وقد قال اللہ عزوجل مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وقولہ عزوجل يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ یقول مثل اولادکم الذین یولدون منکم مثل الزیت الذی یعصر من الزیتون یکاد زیتھا یضیئ ولولم تمسسہ نار نور علی نور یھدی

الله لنوره من يشاء يقول يكادون ان يتكلموا بالنبوة ولولم ينزل عليهم ملك (بحار الانوار ص۶۷ ج ۷ - غایۃ المرام - از کافی روضہ - تفسیر صافی - تفسیر برہان)۔

جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے (ایک حدیث طویل بیان فرمائی۔ یہاں تک کہ حضرت نے ارشاد فرمایا) کہ پھر جو علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا وہ انہوں نے وصی کو سپرد کیا اور وہ قول ہے خدائے عزوجل کا۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ فرماتا ہے کہ میں ہدایت کرنے والا ہوں آسمانوں کی اور زمین کی۔

مَثَلُ نُوْرِهٖ ۔ مثال ایسے علم کی ہے جو میں نے اسکو (نبی کو) عطا کیا ہے اور وہ میرا ایسا نور ہے جسکے ذریعہ سے ہدایت کیجاتی ہے۔

مَثَلُ الْمِشْكٰوةِ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۔ پس مشکوٰۃ قلب محمدؐ ہے اور مصباح وہ نور ہے جو اُن کے قلب میں علم ہے۔

وقوله اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۔ فرماتا ہے کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ تجھکو اٹھالوں پس جو کچھ تیرے پاس ہے وصی کے سپرد کردے جس طرح چراغ قندیل میں رکھا جاتا ہے۔

كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ ۔ پس بتلا دے ان کو (یعنی امت کو) فضیلت وصی کی

يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ ۔ پس اصل شجرہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور وہ قول ہے خدائے عزوجل کا۔ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اور قول خدائے عزوجل کا اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔
لَا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ فرماتا ہے کہ نہ تم یہودی ہو کہ نماز پڑھتے ہو مغرب کی طرف اور نہ نصرانی ہو کہ نماز پڑھتے ہو مشرق کی طرف اور ہو تم ملت ابراہیم پر اور تحقیق کہ فرمایا خدائے عزوجل نے مَا كَانَ اِبْرَاهِیْمُ یَهُوْدِیًّا وَّلَا نَصْرَانِیًّا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ وقوله عزوجل یَكَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مثال ہے تمہاری ایسی اولاد کی جو تم سے پیدا ہوتی ہے مثال ایسے روغن کی ہے جو زیتون سے نکالا جاتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ قریب ہے کہ کلام کریں ساتھ نبوت کے (یعنی انبیاء کا کام کریں) اگرچہ ان پر فرشتہ نازل نہ ہو۔

(۴) محمد بن الحسین عن ابن سنان عن عمار بن مروان عن المنخل عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قولہ تبارک وتعالی اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ۔ فهو محمد فِیْهَا مِصْبَاحٌ وهو العلم اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ فزعم ان الزجاجة امیر المؤمنین وعلم نبی اللہ عندہ (بحار الانوار۔ از بصائر الدرجات۔ واختصاص مفید غایۃ المرام۔ تفسیر برہان۔) امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ۔ سے مراد جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔
فِیْهَا مِصْبَاحٌ ۔ سے علم مراد ہے۔
اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ط پس فرمایا کہ زجاجہ امیر المومنین علیہ السلام ہیں اور علم نبی خدا کا ان کے پاس ہے۔

(۵) جعفر بن محمد الفزاری معنعنا عن جابر و قال ابوجعفر بلغنا واللہ اعلم ان قول اللہ تعالیٰ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ فهو محمد كَمِشْكٰوةٍ هو صدر نبی اللہ فِيْهَا مِصْبَاحٌ وهو العلم اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ فزعم ان الزجاجة امیر المومنینؑ وعلم رسول اللہ عندہ واما قوله كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ قال لا یهودیة ولا نصرانیة يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ قال یکاد ذلك العلم ان یتکلم فیك قبل ان ینطق به الرجل وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ وزعم ان قوله فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ قال بیوت الانبیاء وبیت علی بن ابیطالبؑ منها۔ (بحار الانوار ج ۷۔ از تفسیر فرات بن ابراہیم)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمکو (اپنے آبائے طاہرین سے) یہ پہونچا ہے اور خدا بہتر جانتا ہے۔

کہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ۔ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

كَمِشْكٰوةٍ۔ سینۂ مبارک ہے نبی کا۔

فِيْهَا مِصْبَاحٌ۔ علم ہے۔

اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ۔ پس فرمایا کہ بہ تحقیق زجاجہ امیر المومنینؑ ہیں۔ اور علم رسول اللہ کا ان کے پاس ہے۔

كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ فرمایا کہ نہ یہودی ہیں نہ نصرانی۔

يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ۔ فرمایا قریب ہے کہ یہ علم تیرے بابت گویا ہو قبل اسکے کہ گویا

کیا جائے ساتھ اوسی علم کے مراد۔ (آل محمدؐ کا) اور فرمایا ان حضرت نے کہ قول خدا فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ سے مراد گھر ہیں انبیاء کے اور انہیں میں سے علی ابن ابیطالبؑ کا گھر ہے۔

(۶) ابراھیم بن ھرون الھیثمی عن محمد بن احمد بن ابی الثلج عن الحسین بن ایوب عن محمد بن غالب عن علی بن الحسین عن الحسین بن ایوب عن الحسین بن سلیمان عن محمد بن مروان الذھلی عن الفضیل بن یسار قال قلت لابی عبد اللہ الصادق علیہ السلام اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قال کذلک اللہ عزوجل قال قلت مَثَلُ نُوْرِہٖ قال لی محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ قلت کَمِشْکٰوۃٍ قال صدر محمدؐ قلت فِیْھَا مِصْبَاحٌ قال فیہ نور العلم یعنی النبوۃ قلت اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ قال علم رسول اللہؐ صدر الی قلب علیؑ قلت کَاَنَّھَا قال لای شئ تقرء کانھا قلت کیف جعلت فداک قال کَاَنَّہٗ کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ قلت یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ قال ذالک امیر المومنین علیؑ بن ابیطالبؑ لا یہودی ولا نصرانی قلت یَکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ قال یکاد العلم یخرج من فم العالم من ال محمدؐ من قبل ان ینطق بہ قلت نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ قال الامام علی اثر الامام (تفسیر برہان۔ تفسیر صافی۔ غایۃ المرام۔ بحار الانوار از کتاب التوحید صدوق و معانی الاخبار)

فضیل بن یسار نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیہ کی تفسیر پوچھی تو فرمایا کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ فرمایا کہ خدا ایسا ہی ہے۔

مَثَلُ نُوْرِہٖ - محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔
کَمِشْکوٰۃٍ - سینہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔
فِیْهَا مِصْبَاحٌ - نور ہے اس سینہ میں علم نبوت کا۔
اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ - علم رسول خدا کا صادر ہوا طرف قلب علیؑ کے۔ راوی نے
کَاَنَّهَا - پڑھا تو فرمایا کہ تو کَاَنَّهَا - کیوں پڑھتا ہے عرض کی کہ فدا ہوں پھر کیونکر فرمایا۔
کَاَنَّہٗ کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ - یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ
وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ - امیرالمومنین علیؑ ابن ابیطالب ہیں کہ نہ یہودی ہیں نہ
نصرانی ہیں۔
یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ - قریب ہے کہ نکلے علم دہن عالم
آل محمدؑ سے قبل اسکے کہ وہ گویا کیا جائے اسی علم سے۔
نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ - امام بعد امام کے ہے۔

(۷) فرات بن ابراھیم الکوفی معنعنا عن ابی جعفر محمدُ بن علیؑ فی قول اللہ تعالیٰ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکوٰۃٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ قال العلم فی صدر رسول اللہ فِیْ زُجَاجَۃٍ قال الزجاجۃ صدر علی بن ابیطالبؑ کَاَنَّهَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ قال نور العلم لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ لا یھودیۃ ولا نصرانیۃ یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ قال یکاد العالم من آل محمدؑ یتکلم بالعلم قبل ان یسئل عنہ

(تفسیر برہان - بحار الانوار - از تفسیر فرات بن ابراہیم)
جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ۔
مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکوٰۃٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ سے مراد وہ علم ہے جو سینہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ و آلہ میں تھا۔
فِی زُجَاجَۃٍ ۔ سے مراد سینہ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہے
کَاَنَّھَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ ۔ سے مراد نور علم ہے۔
لَا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ ۔ سے مراد یہ ہے کہ نہ یہودی ہیں نہ نصرانی ہیں۔
یَکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ۔ سے مراد یہ ہے کہ قریب ہے کہ عالم آل محمد گویا ہو ساتھ علم کے قبل اس کے کہ اس سے سوال کیا جائے۔
(۸) عن جابر بن یزید عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ صدر نبی اللہ منہ المصباح والمصباح ھو العلم فِیْ زُجَاجَۃٍ الزجاجہ امیرالمومنین ع و علم نبی اللہ عندہ (تفسیر برہان)
جناب امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ۔
اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ ۔ سینہ ہے نبی خدا کا جس میں مصباح ہے اور مصباح علم ہے۔
فِیْ زُجَاجَۃٍ ۔ سے مراد امیرالمومنین ہیں کہ علم نبی خدا کا انکے پاس ہے۔
(۹) من دلائل الحمیری عن محمد الرقاشی قال کتبت الی ابی محمد علیہ السلام اسئالہ عن المشکوۃ فرجع الجواب المشکوۃ قلب محمد صلی اللہ علیہ و الہ (بحار الانوار از کشف الیقین)
امام زین العابدین صلوٰۃ اللہ علیہ سے محمد رقاشی نے بذریعہ تحریر پوچھا کہ مشکوۃ سے کیا مراد ہے۔ جواب آیا کہ مشکوۃ قلب ہے محمد مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وآلہ کا۔

(۱۰) ابی عن عبد اللہ بن جندب عن الرضا علیہ السلام انہ کتب الیہ مثلنا فی کتاب اللہ کمثل المشکوۃ والمشکوۃ فی القندیل فنحن المشکوۃ فِيهَا مِصْبَاحٌ المصباح محمد رسول اللہ اَلْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ من عنصرہ الطاہرۃ اَلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ ابراهيمية لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ لا دعيہ ولا منکرۃ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ القرآن نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ امام بعد امام يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ فالنور علی علیہ السلام یہدی اللہ لولایتنا من احب۔ وحق علی اللہ ان یبعث ولینا مشرقا وجہہ نیرا برھانہ ظاہرۃ عند اللہ حجتہ وحق علی اللہ ان یجعل ولینا مع النبیین والصدقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا (تفسیر برہان۔ بحار الانوار تفسیر علی بن ابراہیم)۔

امام رضا علیہ السلام نے عبد اللہ بن جندب کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا کہ ہماری مثال کتاب خدا میں مثل مشکوۃ کے ہے اور مشکوۃ قندیل میں ہو پس ہم مشکوۃ ہیں۔

فِيهَا مِصْبَاحٌ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں۔

اَلْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ۔ اس جناب کے عناصر طاہرہ ہیں۔

اَلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ شجرہ طیبہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۔ سے یہ مراد ہے کہ (معاذاللہ) نہ دعویٰ کیے گئے ہیں نہ انکار کیے گئے ہیں ۔
يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۔ قرآن ہے ۔
نُورٌ عَلٰى نُورٍ ۔ امام ہے بعد امام کے ۔
يَهْدِي اللّٰهُ لِنُورِهِ مَنْ يَّشَاءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔ پس نورِ علی علیہ السلام ہیں خدا ہماری ولایت کی ہدایت کرتا ہے اس شخص کو جسے دوست رکھتا ہے ۔ اور خدا پر حق ہے کہ ہمارے دوست کو باچہرۂ نورانی ۔ روشن برہان ۔ اور باحجت ظاہر برانگیختہ کرے اور حق ہے خدا پر کہ ہمارے دوست کو انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحا میں داخل کرے اور وہ خوب ہیں از روئے رفاقت کے ۔

(۱۱) محمد بن العباس عن محمد بن جعفر الحسینی عن ادریس بن زیاد الحناط عن ابی عبداللہ بن احمد بن عبداللہ الخراسانی عن یزید بن ابراھیم ابی حبیب الناجی عن ابی عبداللہ ؑ عن ابیہ ؑ عن علی بن الحسین علیہ السلام انہ قال مثلنا فی کتاب اللہ کمثل المشکوٰۃ فنحن المشکاۃ والمشکوٰۃ الکوۃ فِيهَا مِصْبَاحٌ وَالْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ وَالزُّجَاجَةُ محمدٌ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ قال علیٌ زَيْتُونَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلٰى نُورٍ نور القران يَهْدِي اللّٰهُ لِنُورِهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ یھدی لولایتنا من احب ۔ (غایۃ المرام بحار الانوار از کنز تفسیر برہان)

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مثال ہماری کتاب خدا میں

ایسی ہے جیسے مشکاۃ پس ہم مشکوۃ ہیں اور مشکات طاق ہے
فِيهَا مِصْبَاحٌ اور اَلْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ۔ زجاجہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں۔
كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ ۔ علی علیہ السلام ہیں۔
زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ ۔ نور قرآن ہے۔
يَهْدِي اللّٰهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ ہدایت کرتا ہے اللہ ہماری ولایت کی جسکو دوست رکھتا ہے۔

(۱۲) غایۃ المرام میں اور بحار الانوار صفحہ ۶۵ ج ۷ میں تفسیر فرات بن ابراہیم سے اور صفحہ ۳۲۳ ج ۷ میں علل الشرائع سے بروایت حسین بن عبداللہ بن جندب ایک طولانی حدیث نقل کی ہے میں اس حدیث سے صرف تفسیر آیۂ نور نقل کرتا ہوں اگر پوری حدیث دیکھنی ہے تو اصل کتاب میں دیکھیے حضرت امام رضا علیہ السلام جواب خط میں تحریر فرماتے ہیں۔
مثلنا فی کتاب اللہ کمثل المشکوٰۃ والمشکوٰۃ فی القندیل فنحن المشکوٰۃ فِيهَا مِصْبَاحٌ المصباح محمد رسول اللہ اَلْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ من عنصرہ الطاہرۃ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ لا دعیۃ ولا منکرۃ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نور القرآن نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۔ فَالنُّورُ عَلِيٌّ يَهْدِي اللّٰهُ لولایتنا من احب الحدیث۔

مثال ہماری کتاب خدا میں مانند مشکاۃ کے ہے اور مشکوۃ قندیل میں ہے پس ہم مشکوۃ ہیں۔

فِيهَا مِصْبَاحٌ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں۔

الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ۔ اس جناب کے عناصر طاہرہ ہیں۔

كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَ لَا غَرْبِيَّةٍ۔ سے مراد یہ ہے کہ (معاذ اللہ) نہ ایسے ہیں کہ جن پر دعوی کیا گیا ہو نہ ایسے ہیں کہ جنسے انکار کیا گیا ہو۔

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ نور قرآن ہے۔

نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔ پس نور علی علیہ السلام ہیں ہدایت کرتا ہے اللہ ہماری ولایت کی جس کو دوست رکھتا ہے۔

(۱۳) محمد بن العباس قال حدثنا الحسين بن احمد عن محمد بن عيسى عن يونس بن عبد الرحمن قال حدثنا اصحابنا ان ابا الحسن عليه السلام كتب الى عبد الله بن جندب قال لى على بن الحسين عليه السلام ان مثلنا فى كتاب الله كمثل المشكوٰة والمشكوٰة فى القنديل فنحن المشكوٰة فِيهَا مِصْبَاحٌ والمصباح محمد الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ نحن الزجاجة يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ علىٔ زَيْتُونَةٍ معروفة لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ لا منكرة ولا دعية يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نور القران نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ بان يهدى من احب

الی ولایتنا (غایۃ المرام ص۳۱۵ بحار الانوار از کنز ص۶۷ ج ۷ تفسیر برہان)
امام رضا علیہ سلام نے عبد اللہ بن جندب کو تحریر فرمایا کہ مثال ہماری قرآن میں مانند مشکاۃ کے ہے اور مشکاۃ قندیل میں ہے پس ہم مشکوۃ ہیں۔
فِيهَا مِصْبَاحٌ۔ اور مصباح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں۔
اَلْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ۔ پس ہم زجاجہ ہیں۔
يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ۔ علی علیہ السلام ہیں۔
زَيْتُونَةٍ۔ معروف ہیں (مجہول نہیں ہیں)۔
لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ۔ نہ انکار کئے گئے ہیں نہ (معاذ اللہ) دعوی کئے گئے ہیں۔
يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ نور قرآن ہے۔
نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔ یہ کہ ہدایت کرتا ہے جس کو دوست رکھتا ہے ہماری ولایت کی طرف۔

(۱۴) وروی الصدوق باسنادہ عن محمد بن علی بن الحسین علیہ السلام فی قولہ عز وجل كَمِشْكَوٰةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ قال المشکوۃ نور العلم فی صدر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وَالْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزجاجۃ صدر علیؑ صار علم النبیؐ الی صدر علیؑ علم النبی علیا علیہما السلام اَلزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ قال نور العلم لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ قال لا یہودیۃ ولا نصرانیۃ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ قال یکاد العالم من آل محمد یتکلم بالعلم قبل ان یسأل

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ   یعنی اماماً مؤیداً بنور العلم والحکمۃ فی اثر امام من آل محمدؐ وذالک من لدن آدم الی ان تقوم الساعۃ فہو لاء الاوصیاء الذین جعلہم اللہ خلفائہ فی ارضہ وحجۃ علی خلقہ لا تخلقو الارض فی کل عصر من واحد منہم (عماد الاسلام کتاب التوحید ص۱۴۶)

امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ

کَمِشْکٰوۃٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ۔ ہیں مشکوٰۃ نور علم ہے سینہ نبی صلی اللہ علیہ والہٖ

وَالْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ۔ ہیں زجاجہ سینہ علیؑ ہے کہ منتقل ہوا علم نبی کا طرف سینہ علیؑ کے تعلیم کیا نبیؐ نے علیؑ کو۔

اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّهَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ۔ سے مراد نور علم ہے۔

لَا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ۔ فرمایا کہ نہ یہودی ہیں نہ نصرانی ہیں۔

یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ فرمایا قریب ہے کہ عالم آل محمدؐ گویا ہو علم کے ساتھ قبل اس کے کہ سوال کیا جائے۔

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔ یعنی ایک امام مؤید بنور علم و حکمت بعد ایک امام کے ہے آل محمدؐ سے۔ اور یہ آدمؑ سے چلا آیا ہے اور قیامت تک رہے گا۔ اور یہ سب ایسے اوصیاء ہیں جن کو خدا نے زمین پر اپنا خلیفہ کیا ہے۔ اور اپنی خلقت پر حجت قرار دیا ہے کسی زمانہ میں زمین ان میں سے ایک سے خالی نہ رہیگی (یعنی کوئی نہ کوئی امام ضرور موجود رہیگا۔

(۱۵) الطبرسی قال روی عن الرضا علیہ السلام انہ قال نحن المشکاۃ فی المصباح وھو محمدؐ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ

یهدی اللہ لولایتنا۔ تفسیر برہان۔ تفسیر مجمع البیان۔ بحار الانوار ج ۱۷۸
بحار کی روایت میں من احب زیادہ ہے۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم مشکوۃ ہیں مصباح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں۔ یَهْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَاءُ یعنی خدا جس کو چاہتا ہے۔ ہماری ولایت کی طرف ہدایت کرتا ہے۔

(۱۶) محمد بن همام عن جعفر بن محمد عن محمد بن الحسين الصائغ عن الحسين بن على عن صالح بن سهل الهمدانی قال سمعت اباعبد الله عليه السلام فی قول الله۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ كَمِشْكٰوةٍ۔ المشكوة فاطمةؑ فِيْهَا مِصْبَاحٌ الحسنؑ اَلْمِصْبَاحُ الحسينؑ فِىْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ كان فاطمةؑ كوكب درى بين نساء اهل الدنيا يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ يوقد من ابراهيمؑ لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ لا يهودية ولا نصرانيه يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِىْٓءُ يكاد العلم ينفجر من ذريتها وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ امام منها بعد امامٍ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاءُ يهدى الله بالائمة من يشاء وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ۔ (بحار الانوار ج ۷ ص ۶۳ از تفسیر علی بن ابراہیم۔ وکنز۔ غایۃ المرام ص ۳۱۵۔ تفسیر برہان کافی بتغیر بعض الفاظ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ۔
اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ۔ فاطمہ زہرا صلوٰۃ اللہ علیہا ہیں۔

فِيهَا مِصْبَاحٌ۔ حسن علیہ السلام ہیں۔
اَلْمِصْبَاحُ۔ حسین علیہ السلام ہیں۔
فِي زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ۔ سے مراد فاطمہ زہراء ہیں کہ دنیا کی عورتوں میں چمکتے ہوئے تارے کے مانند ہیں۔
يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ۔ روشن ہوتا ہے ابراہیمؑ سے یعنی ان کی نسل طاہرہ سے ہیں۔
لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ۔ نہ یہودی ہیں نہ نصرانی ہیں۔
يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ۔ قریب ہے کہ علم ذریت فاطمہؑ سے جاری ہو۔
وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ۔ امام ہے بعد امام کے۔
يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاءُ۔ اماموں کے ذریعہ سے خدا جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے

(۱۷) جعفر بن محمد الفزاری معنعنا عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الحسنؑ اَلْمِصْبَاحُ الحسینؑ فِي زُجَاجَةٍ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ فاطمۃ کوکب دری من نساء العالمین يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ ابراهیم الخلیل لَا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ یعنی لا یہودیۃ و لا نصرانیۃ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ یکاد العلم ینبع منہا۔ (بحار الانوار ج ۷ ص۶۵ از تفسیر فرات بن ابراہیم تفسیر برہان۔
امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد کرتے ہیں کہ۔
اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ

امام حسن علیہ السلام۔
اَلْمِصْبَاحُ۔ امام حسین علیہ السلام
فِیْ زُجَاجَۃٍ کَاَنَّهَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ۔ فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا ہیں کہ مانند روشن تارے کے ہیں۔ خواتین دنیا میں۔
مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ۔ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں۔
لَا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ ۔ نہ یہودی ہیں نہ نصرانی ہیں
یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ۔ قریب ہے کہ اس سے علم جاری ہو۔

(۱۸) جابر بن عبد اللہ الانصاری قال دخلت الی مسجد الکوفۃ وامیر المومنین صلوات اللہ والسلامہ علیہ یکتب باصبعہ ویتبسم فقلت لہ یا امیر المومنین ما الذی یضحکک فقال عجبت لمن یقرء ھذہ الایۃ ولم یعرفھا حق معرفتھا فقلت لہ ایّ ایۃ یا امیر المومنین فقال قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ کَمِشْکٰوۃٍ المشکاۃ محمّدؐ فِیْهَا مِصْبَاحٌ انا اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ الحسنؑ والحسینؑ کَاَنَّهَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ وھو علیؑ بن الحسینؑ یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ محمدؑ بن علیؑ زَیْتُوْنَۃٍ جعفرؑ بن محمدؑ لَا شَرْقِیَّۃٍ موسیٰؑ بن جعفرؑ لَا غَرْبِیَّۃٍ علیؑ بن موسیٰؑ الرضا یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ محمدؑ بن علیؑ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ علیؑ بن محمدؑ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ الحسنؑ بن علیؑ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ۔ القائم المھدیؑ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔ (غایۃ المرام۔ تفسیر برہان)۔

جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں مسجد کوفہ میں گیا۔ دیکھتا کیا ہوں۔ کہ امیرالمومنین علیہ السلام کچھ انگلی سے لکھ رہے ہیں اور مسکراتے جاتے ہیں میں نے عرض کی کہ یا امیرالمومنینؑ آپ کو کونسی بات ہنسا رہی ہے۔ پس فرمایا کہ تعجب کرتا ہوں اُس شخص پر کہ جو اس آیت کو پڑھتا ہے اور حق معرفت اس کا نہیں جانتا تو میں نے عرض کی کہ کونسی آیت ہے یا امیرالمومنین تو ارشاد فرمایا کہ قول اللہ تعالیٰ کا۔

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ۔

اَلْمِشْکٰوۃُ ۔ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

فِیْهَا مِصْبَاحٌ ۔ میں ہوں۔

اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ ۔ حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

کَاَنَّهَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ ۔ علیؑ بن الحسینؑ (یعنی زین العابدینؑ) ہیں۔

یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ ۔ محمدؑ بن علیؑ (یعنی محمد باقرؑ) ہیں۔

مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ ۔ جعفرؑ بن محمدؑ (جعفر صادقؑ) ہیں۔

لَاشَرْقِیَّۃٍ ۔ موسیٰؑ بن جعفرؑ (یعنی موسیٰ کاظمؑ) ہیں۔

لَاغَرْبِیَّۃٍ ۔ علیؑ بن موسیٰ الرضا (یعنی رضاؑ) ہیں

یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ ۔ محمدؑ بن علیؑ (یعنی محمد تقیؑ) ہیں

وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۔ علی بن محمدؑ (یعنی علی نقیؑ) ہیں۔

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ۔ حسن بن علیؑ (یعنی حسن عسکریؑ) ہیں۔

یَهْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ۔ قائم مہدیؑ ہیں۔

وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔

(۱۹) عن امیر المومنین علیہ السلام انہ قال نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ محمدؐ مَثَلُ نُوْرِہٖ انا کَمِشْکٰوۃٍ فاطمۃؑ فِیْهَا مِصْبَاحٌ الحسنؑ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ الحسینؑ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّهَا کَوْکَبٌ علیؑ بن الحسینؑ دُرِّیٌّ محمدؑ بن علیؑ یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ جعفرؑ بن محمدؑ الصادق زَیْتُوْنَۃٍ موسی الکاظم لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ علیؑ بن موسیؑ یَکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ محمدؑ التقیؑ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ علیؑ النقی نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ الحسن العسکری یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ الحجۃ المهدیؑ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وبنا یضرب اللہ الامثال للناس وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔ (رق منثور شرح آیۃ النور از کتاب الحجۃ و مدینۃ المعاجیز سید ہاشم بحرانی علیہ الرحمۃ)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ

نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں۔

مَثَلُ نُوْرِہٖ۔ میں ہوں۔

کَمِشْکٰوۃٍ۔ فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا ہیں۔

فِیْهَا مِصْبَاحٌ۔ حسنؑ ہیں۔

اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ۔ حسینؑ ہیں۔

اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّهَا کَوْکَبٌ۔ علیؑ بن الحسینؑ ہیں۔ دُرِّیٌّ۔ محمد بن علی ہیں۔

یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ۔ جعفر بن محمد الصادق ہیں

زَیْتُوْنَۃٍ۔ موسیٰ کاظم ہیں۔

لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ۔ علی بن موسیٰ الرضا ہیں۔

يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ۔ محمد تقی ہیں۔
وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ۔ علی نقی ہیں۔
نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ۔ حسن عسکری ہیں۔
يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَاءُ۔ حجت مہدی ہیں۔
وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ۔ ہمارے لئے اللہ یہ مثالیں بیان فرماتا ہے۔
وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ اللہ ہر چیز کا دانا ہے۔

(۲۰) ابن بابویه رواه مرصلا عن الصادق علیه السلام انه سئل عن قول الله عزوجل اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ فقال هو مثل ضربه الله لنا۔

(غایۃ المرام۔ تفسیر برہان۔

امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ آیہ۔ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَ وَالْاَرْضِ۔ میں خدا نے ہمارے واسطے مثال بیان فرمائی ہے۔

(۲۱) وقد روی الصدوقؒ باسناده عن الصادق علیه السلام انه سئل عن قول الله عزوجل اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ فقال هو مثل ضربه الله لنا فالنبیؐ والائمة من دلالات الله وآیاته التی یهتدی بها الی التوحید ومصالح الدین والشرائع والاسلام والفرائض ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

(بحار الانوار ج ۷ ص ۱۷۵۔ عماد الاسلام ص ۱۴۶)

۱۔ کتاب مناقب ابن مغازلی شافعی ۲۔ صاحب مناقب الفاخرة فی عترة الطاہرہ۔
یرفعه الی علی بن جعفر قال سئلت ابا الحسن علیه السلام۔

عن قول اللہ عز وجل كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ قال المشکوۃ فاطمۃ وَالْمِصْبَاحُ الحسن والحسین وَالزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ قال کانت فاطمۃ کوکب دری بین نسآء العالمین يُوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ ابراھیم لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ لا یھودیۃ ولا نصرانیۃ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ قال کاد العلم ینطق منھا وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ قال منھا امام بعد امام يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ یھدی اللہ لولا ینھا من یشآء۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ (اس آیۂ نور میں) خدا نے ہمارے لئے مثال بیان فرمائی ہے پس نبی اور ائمۂ راستہ ہیں۔ اور ایسی نشانیاں ہیں اللہ کی جن سے ہدایت کی جاتی ہے توحید کی طرف اور شرائع اور اسلام اور فرائض کی جانب اور نہیں ہے قوت مگر اللہ علی عظیم کے لئے یہہ وہ حدیثیں ہیں جن کو علمائے اعلام شیعہ نے حضرات معصومین علیہ السلام سے قطعی الصدور سمجھکر اپنی ایسی معتبر کتب تفاسیر اور احادیث میں نقل کیا ہے جن پر آج شیعوں کے دین کا مدار ہے پس ہمکو اختیار حاصل ہے۔ کہ ان حدیثوں میں سے جس تاویل کو چاہیں بیان کریں کوئی امر مانع نہیں ہے۔ اور نہ ہم عند اللہ ماخوذ ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ بہ تحقیق ہم کلام کرتے ہیں ساتھہ ایک کلمہ کے اور اس کے لئے ستر وجہیں ہیں (یعنی ستر معنی ہیں) تیرا جی چاہے تو اس کو لے جی چاہے اس کو لے۔

محمد بن عیسی عن محمد بن سنان عن عبد الکریم بن عمرو

عن ابی بصیر قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول انی لاتکلم بالکلمۃ الواحدۃ لہا سبعون وجہا ان شئت اخذت کذا وان شئت اخذت کذا۔

بحارالانوار جلد اول۔ از بصائر الدرجات)۔

اور یہ کہنا کہ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی کوئی اور تاویل سوائے ھاد السموات والارض نہ بیان کی جائے اسوقت تک قابل قبول نہیں ہے جب تک اس تاویل کے لئے کوئی وجہ ترجیح اور تاویلوں پر نہ بیان کی جائے ہمارے نزدیک اس قول کا قائل دو حال سے نہیں یا تو وہ نقل حدیث میں اپنے مذہب شیعہ کے علمائے اعلام پر اعتماد کرتا ہے اور ان کی تنقید کو معتبر جانتا ہے یا نقل حدیث میں علماء پر اعتماد نہیں کرتا۔ اور خود تنقید کرتا ہے۔ اگر نقل حدیث میں اپنے علماء پر اعتماد کرتا ہے تو جس طرح اس نے حدیث نمبر ۲ پر جس میں نور کی تاویل بمعنی ہادی امام رضا علیہ التحیہ والثنا سے بیان کی گئی ہے اس لئے اعتماد کیا ہے کہ جناب صدوق علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو کافی سے اپنی کتاب التوحید اور معانی الاخبار میں نقل کیا ہے اسی طرح اس کو حدیث نمبر ۶ اور نمبر ۱۲ اور نمبر ۲۱ پر بھی جن میں نور کی تاویل بمعنی محمدؐ و آل محمد علیہم الصلوٰۃ امام زین العابدین اور امام جعفر صادق علیہم السلام سے بیان کی گئی ہے۔ اعتماد کرنا چاہئے اس لئے کہ ان حدیثوں کو بھی جناب صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی انہیں کتابوں میں نقل کیا ہے جن میں حدیث نمبر ۲ کو نقل کیا ہے پس جناب صدوق جیسے ثقہ جلیل القدر کے اعتماد پر یہ سب حدیثیں نمبر ۲ و نمبر ۳ و نمبر ۶ و نمبر ۱۲ و نمبر ۲۱ صحیح اور معصوم علیہ السلام سے قطعی الصدور ہیں کسی حدیث کو کسی حدیث پر ترجیح نہیں دیجا سکتی ہے اور ہم اپنے علماء اعلام کی نقل کے اعتماد پر جس حدیث کو ان میں سے چاہیں

بیان کر سکتے ہیں۔
اور اگر نقل حدیث میں علماء پر اعتماد نہیں کرتا بلکہ اپنی تنقید اور تحقیق پر اعتماد کرتا ہے تو پھر وہ کس بنا پر حدیث ۲ کو جس میں نور کی تاویل بمعنی ھادی یا ھدایۃ وارد ہوئی ہے دیگر احادیث پر ترجیح دیتا ہے۔ اس لئے کہ اس حدیث کے راویوں کا سلسلہ بالکل مجروح ہے علی بن محمد عن سھل بن زیاد عن یعقوب بن یزید عن العباس بن ھلال۔

سھل بن زیاد۔ حدیث میں ضعیف اور غیر معتمد ہے اور احمد بن محمد بن عیسٰی نے اس کے غالی ہونے کی اور کذب کی شہادت دی ہے اور اس کو قم سے ری کی طرف نکلوا دیا۔ (دیکھو رجال نجاشی)

عباس بن ھلال الشامی۔ مجہول ہے منہج المقال اور منتہی المقال میں اسکا ذکر تک نہیں ہے۔ دیگر کتب رجال میں مجاہیل میں مذکور ہے۔

پس ایسی حدیث جس کے راویوں میں ایک راوی غالی۔ کاذب۔ ضعیف۔ غیر معتمد ہو۔ اور ایک راوی بالکل مجہول ہرگز معتبر نہیں ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ گو یہ حدیث ضعیف ہے مگر حدیث ۳ کی جو امام محمد باقر علیہ السلام سے بحار اور غایۃ المرام اور کافی روضہ میں منقول ہے ہم مضمون ہے۔ لہذا اتحاد مضمون کی وجہ سے یہ ضعیف حدیث بھی قابل اعتبار ہے تو تنقید رجال سے معلوم ہوا کہ حدیث ۳ کا سلسلہ رواۃ اس سے زیادہ مقدوح ہے عن علی بن محمد عن علی بن عباس عن علی بن حماد عن عمر بن شمر عن جابر۔

علی بن عباس الجرادینی۔ غالی اور نہایت ضعیف ہے۔ (دیکھو منہج المقال اور منتہی المقال اور خلاصۃ الرجال شیخ)

علی بن حماد المنقری الکوفی۔ مجہول ہے (دیکھو رجال صدوق)
عمر بن شمر ابو عبد اللہ الجعفی۔ نہایت ضعیف ہے اور اس نے
جابر جعفی کی کتاب میں حدیثیں زیادہ کر دیں تھیں (دیکھو رجال نجاشی)

پس ایسی حدیث جس کا ایک راوی غالی اور ضعیف اور ایک مجہول اور ایک نہایت ضعیف ہو کسی طرح مقبول نہیں۔ لہٰذا یہہ دونوں حدیثیں ۲ اور ۳ جن میں تاویل نور بمعنی ھادی وارد ہوئی ہے پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں۔ اب قائل پر لازم ہے کہ یا تو نقل احادیث میں علمائے اعلام امامیہ رضوان اللہ علیہم پر اعتماد کرے۔ اور ان تمام حدیثوں کو جو ہم نے اس رسالہ میں نقل کی ہیں۔ صحیح سمجھے یا علاوہ ان دو حدیثوں ۲ اور ۳ کے کوئی اور ایسی حدیث پیش کرے جس میں تاویل نور بمعنی ہادی ہو۔ اور وہ ازروئے فن رجال کامل العیار ہو۔ ہم یہہ نہیں کہتے کہ ہم نے جو حدیثیں لکھی ہیں۔ ان سب کے راوی ثقہ اور عادل ہیں۔ مگر اس کی کیا وجہ ہے کہ ایسی ضعیف حدیثوں کے بیان کرنے کی تو اجازت دی جائے جن میں نور کی تاویل بمعنی ھادی یا ھدایۃ وارد ہوئی ہے۔ اور ایسی ضعیف حدیثوں کے بیان کرنے کی ممانعت کی جائے۔ جن میں نور کی تاویل بمعنی محمد و آل محمد علیہم السلام وارد ہوئی ہے۔ درآنحالیکہ سب سے بہتر تاویل اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۔ کی یہی ہے کہ اس آیہ میں نور سے مراد محمدؐ و آل محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

اوّل۔ اس لئے کہ سوائے فرقہ مانویہ اور مشبّہہ کے جملہ علمائے اسلام کو شیعہ ہوں یا سُنّی اس آیہ میں تاویل کی ضرورت جب ہی ہوئی ہے جب کہ نفس نور عقلاً اور نقلاً عین ذات باری تعالیٰ کی نہیں ہو سکتا۔

پس لامحالہ غیر اس کا ہے۔ اور اسی لئے مفسرین نے نور کی تاویل بمعنی مدبّر اور منوّر اور مزیّن اور ناظم کی ہے اور ظاہر ہے کہ تدبیر اور تنویر اور تزئین اور نظم باری تعالیٰ عزّ اسمہ کے صفات افعال ہیں نہ کہ ذات جیسے تکوین اور تصویر اور احیاء اور رزق اور خلق وغیرہ ہیں کہ یہ سب امور صفاتِ حقیقیہ باری تعالیٰ عزّ اسمہ کے نہیں ہیں۔ بلکہ ان کے معانی اس کی طرف مضاف ہیں اور یہ امور انتزاعیہ ہیں جو موجود فی الخارج نہیں ہیں مثلاً وہ رازق ہے۔ کب جبکہ وہ رزق دے اور رزق اس کا غیر ہے وہ خود رزق نہیں ہے۔ اسی طرح وہ منوّر ہے جبکہ نورانی کرے اور نور اس کا غیر ہے وہ خود نور نہیں ہے۔ اسی طرح شیعوں کی حدیثوں میں معصوم علیہ السلام اور اہل سنّت کے یہاں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نور بمعنی ھادی بھی آیا ہے۔ پس ہادی کب ہے جب ہدایت کرے اور ہدایت اس کی غیر ہے وہ خود ہدایت نہیں ہے۔ اور اس آیہ میں ہدایت کو نور سے تعبیر کیا ہے۔ اور نور کا مصداق محمد و آل محمدؐ علیہم الصلواۃ والسلام کو قرار دیتا ہے پس محمد و آل محمدؐ نور اور ہدایت مجسّم ہیں۔ اور اس بنا پر کہ باری تعالےٰ عزّ اسمہ ان کا خالق ہے وہ ھَادِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ۔ ہے پس یہ تاویل کہ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ بمعنی ھَادِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ہے۔ حقیقۃً یہی معنی رکھتی ہے کہ مراد نور سے محمدؐ و آل محمدؐ علیہم الصلوۃ والسلام ہیں اور اس کو دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ہدایت ایک فعل مخلوق ہے باری عزّ اسمہ کا اور اس کو اس نے شرفاً بارشاد مَثَلُ نُوْرِہٖ ۔ اپنا نور فرمایا ہے۔ اور وہ تمام مخلوقات میں کوئی نہیں مگر محمد و آل محمد پس ہدایت محمد و آل محمدؐ ہیں اور چونکہ ان کا خلق کنندہ اور

باعث ایجاد اور انکے واسطے سے ہدایت کنندہ جمیع مخلوقات باری عزاسمہ
ہے لہذا وہ هَادِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْض ہے۔ پس نور کی تاویل
بمعنی ھادی اور بمعنی محمّد وآل محمّد صلوات اللہ
علیہم اجمعین ایک ہی ہے۔ یہی حضرات وہ نور ہیں جن سے ہدایت
مراد ہے۔

(۱) جَعَلْنَاهُ نُوْرًا نَّهْدِیْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ بنایا ہم نے اس کو نور ہدایت کرتے ہیں ہم اس کے ذریعہ سے جسکو چاہتے ہیں اپنے بندوں سے۔ اور تو بہ تحقیق ہدایت کرتا ہے طرف صراطِ مستقیم کے جو راہ اللہ کی ہے ایسا کہ ہے اس کے لئے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے۔ (سورۂ شوریٰ آیۂ)

عن ابی جعفر علیہ السلام ولکن جعلناہ نورًا یعنی علیًا و علی ھو النور فقال نھدی بہ من نشاء من عبادنا یعنی علیًا بہ ھدی من ھدی من خلقہ قال وقال لنبیہ وانک لتھدی علی صراط مستقیم یعنی انک لتامر بولایۃ علی وتدعوا الیھا وعلی ھو الصراط المستقیم صراط اللہ الذی لہ ما فی السموات وما فی الارض یعنی علیا انہ جعلہ خازنہ علی ما فی السموات وما فی الارض من شئ وائتمنہ علیہ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جَعَلْنَاهُ نُوْرًا (بنایا ہم نے اس کو نور) یعنی علیؑ کو اور علیؑ وہ نور ہے ہدایت کی اس کے ذریعہ سے جس کی ہدایت کی وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ (اور تحقیق کہ تو ہدایت کرتا ہے طرف صراط مستقیم کے)

یعنی تو حکم کرتا ہے ولایت علیؑ کا اور طلب کرتا ہے طرف اس کے اور علیؑ وہ صراط مستقیم ہے اور صراط اللہ علیؑ ہے۔ اَلَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (ایسا کہ اس کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے) وہ علیؑ ہے کہ خدا نے اسکو خزانہ دار کیا ہے ان چیزوں کا جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور امین کیا اسکو اسپر۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۲) عن ابی حمزۃ الثمالی قال سمعت اباجعفر علیہ السلام یقول دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ بوضوء ظہر فلما فرغ اخذ بید علی صلی اللہ علیہما فالزمہا یدہ ثم قال اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ ثم ضم یدہ الی صدرہ وقال وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ وثم قال یا علی انت اصل الدین ومنار الایمان وغایۃ الھدی وقائد الغر المحجلین اشہد لک بذلک۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ظہر کا وضو کیا اور بعد فراغ علیؑ کا ہاتھ پکڑا خدا ان دونوں پر درود بھیجے اور علی کا ہاتھ پکڑے رہے اور فرمایا کہ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ اور ان کے سینہ پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ اور پھر فرمایا اے علیؑ تو اصل دین ہے۔ اور تو منارۂ ایمان ہے اور تو نتیجۂ ہدایت ہے اور تو پیشوا ہے روشن پیشانی والوں کا میں تیرے لئے ان باتوں کی گواہی دیتا ہوں۔

(غایۃ المرام از کنز۔ بحار الانوار ج ۹ باب انہ النور والھدیٰ از تفسیر فرات بن ابراہیم)

اس مضمون کی حدیثیں شیعوں کے یہاں بکثرت موجود ہیں کتب احادیث ملاحظہ ہوں۔ اور کتب احادیث اہل سنت وجماعت بھی ان مضامین کی حدیثوں سے خالی نہیں ہیں چنانچہ ابراھیم حموینی کہ اعیان علمائے اہلسنت سے ہیں

کتاب فرائد السمطین میں لکھتے ہیں۔
(۳) اخبرنا ابوالحسن بن ابی نصر الفقیہ الی محمد بن عبد اللہ بن الحافظ اخبرنی ابوبکر ابن ابی آدم نبانا المنذر بن محمد بن المنذر اللخمی حدثنی ابی عن عمی الحسین بن سعید حدثنی ابی سعید بن ابی الجھم عن ابان تغلب عن نفیع بن الحرث حدثنی ابوھریرۃ الاسلمی سمعت رسول اللہ یقول اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ ووضع یدہ علی صدر نفسہ ثم ووضعہا علی ید علی ویقول لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینہ پر ہاتھ رکھکر فرمایا کہ اِنَّمَا اَنْتَ مُنْذِرٌ میں ہوں پھر علیؑ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھکر فرمایا لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ یہ ہے۔ اگر اس مضمون کی اور حدیثیں دیکھنی ہیں تو:۔ فرائد السمطین فردوس الاخبار اور ینابیع المودۃ اور تفسیر ثعلبی ملاحظہ ہوں۔
(۴) بروایت جابر امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیۂ اَنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی میں فرمایا ان علیاً ھوالھدی وان لہ للاخرۃ والاولی یعنی بہ تحقیق کہ علیؑ ہدایت ہے اور بہ تحقیق اس کے لئے ہے آخرت اور ماقبل آخرت اور بروایت فیض بن مختار حضرت نے عَلَیْنَا کو علیاً پڑھا ہے انہ قرء اَنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی وَاَنَّ لَہٗ لِلْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی یعنی اس جناب نے اَنَّ عَلِیًّا لَلْھُدٰی الآیۃ پڑھا۔ (بحار الانوار ج ۷ باب تاویل الایات وبحار الانوار ج ۹ باب سائر الآیات النازلۃ فی شانہؑ)
ان احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ ہدایت محمدؐ وآل محمدؐ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں اور ہدایت نور ہے۔ پس محمدؐ وآل محمدؐ نور ہیں سمٰوات اور ارضین کے

جن سے خدا نے ہدایت کی اور وہ ہادی ہے۔

دوم ۔ بہترین تاویل نور بمعنی محمدؐ و آل محمدؐ علیہم الصلوٰۃ والسلام اسلئے ہے کہ خود امام علیہ السلام نے فرمایا ہے هذا مثل ضربه الله لنا کہ یہہ مثال اللہ نے ہمارے لئے بیان فرمائی ہے۔

(دیکھو احادیث تاویل ۲ و ۱۲)

اور حدیث ۱۹ میں موجود ہے نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مُحَمَّدٌ ص۔ مَثَلُ نُوْرِهٖ اَنَا۔ یعنی امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نور آسمانوں کے اور زمین کے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں اور مثال ان کے نور کی میں ہوں بنا يضرب الله الامثال للناس ہمارے لئے خدا نے یہہ مثالیں بیان کی ہیں۔

اور امام محمدؐ باقر علیہ السلام نے ابو خالد کابلی سے ارشاد فرمایا کہ وهم والله نُوْرُ اللهِ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یعنی اے ابو خالد قسم خدا کی کہ وہ آل محمدؐ نور خدا ہیں آسمانوں کے اور زمین کے (تفسیر علی بن ابراہیم۔ کافی۔ غایۃ المرام ص۳۱۴۔ بحار الانوار ج ۷ ص۲۶۴)۔

ان حدیثوں میں لفظاً یہہ موجود ہے کہ ہم محمدؐ و آل محمدؐ نور سموات وارضین ہیں اور اس آیۂ نور میں نور سے ہم ہی مراد ہیں۔

سوم ۔ علاوہ آیۂ نور کے باری تعالیٰ عزّ اسمہ نے تیرہ ۱۳ آیتوں میں محمدؐ و آل محمدؐ علیہم الصلوٰۃ والسلام کو نور فرمایا ہے۔

(۱) يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا۔ اے لوگو تحقیق آئی تمہارے پاس دلیل پروردگار تمہارے سے اور اتاری ہم نے طرف تمہارے روشنی ظاہر (سورہ نساء آیہ ۱۷۴) اس کی

تفسیر میں چار حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا۔ فالنور امامة امیرالمومنین علیه السلام۔ اس آیہ میں نور مبین امامت امیرالمومنین علیہ السلام ہے۔

(تفسیر علی بن ابراہیم قمی)

۲۔ فی تفسیر العیاشی عن الصادق علیه السلام وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا قال النور علی علیه السلام۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نور امیرالمومنین علیہ السلام ہیں۔

(مرآۃ الانوار للشیخ عبداللطیف الکازرانی)

۳۔ عن عبد الله بن سلیمان قال قلت لابی عبد الله علیه السلام قوله تعالیٰ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْهَانٌ (الایة) قال البرهان رسول الله صلی الله علیه وآله والنور المبین علی بن ابی طالب علیه السلام۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بُرْھَان جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں اور نور مبین علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں۔

(بحار الانوار از کنز ج ۷ ص ۶۴)۔

۴۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال نزل جبرئیل علی محمد صلی الله علیه وآله وسلم بهذه الایه یٰاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا۔ فی علی بن ابیطالب علیه السلام والبرهان رسول الله صلی الله علیه وآله۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل امین اس آیہ کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پر نازل ہوئے درحق امیرالمومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام اور برہان رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ ہیں۔
(۲) اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنَاہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ کَمَنْ مَّثَلُہٗ فِی الظُّلُمَاتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا کَذٰلِکَ زُیِّنَ لِلْکَافِرِیْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۔ کیا جو شخص تھا مردہ پس جلا یا ہم نے اس کو اور کیا ہم نے واسطے اس کے نور چلتا ہے ساتھ اس کے بیچ لوگوں کے مانند اس شخص کے کہ صفت اس کی یہ ہے کہ بیچ اندھیروں کے نہیں نکلنے والا اس سے اسی طرح سے زینت دیا گیا ہے واسطے کافروں کے جو کچھ تھے وہ کرتے۔ (سورۂ انعام آیۂ ۱۲۲) اس میں دو حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔
۱۔ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنَاہُ قالَ جاھلاً عن الحق والولایۃ فھدیناہ الیھا وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ قال النور الولایۃ کَمَنْ مَّثَلُہٗ فِی الظُّلُمَاتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا یعنی فی ولایۃ غیر الائمۃ کَذٰلِکَ زُیِّنَ لِلْکَافِرِیْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ فرمایا امام علیہ السلام نے میت سے لیسے لوگ مراد ہیں جو حق اور ولایت سے جاہل ہیں فاحییناہ سے مراد یہہ ہے کہ ہم نے ان کو حق اور ولایت کی جانب ہدایت کی اور نور سے مراد ولایت ہے اور ظلمات سے مراد ولایت غیر امام کی ہے۔
(تفسیر علی بن ابراہیم۔ بحار الانوار ج ۷ ص۶۴)
۲۔ عن برید العجلی قال سئلت اباجعفر علیہ السلام عن قول اللہ تعالیٰ اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنَاہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا قال المیّت الذی لا یعرف ھذا الشان یعنی ھذا الامر وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا اماما یاتم بہ یعنی علی بن ابیطالب علیہ السلام قلت فقولہ کَمَنْ

مَثَلُهُ فِی الظُّلُمَاتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا فقال بیدہ ھکذا ھذ الخلق الذی لایعرفون شیئاً۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میت سے مراد ایسے لوگ ہیں جو امامت کو نہیں جانتے اور وجعلنا له نوراً سے مراد امام ہے کہ قصد کرتا ہے اس سے علی بن ابی طالب علیہ السلام کا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کی کہ کَمَنْ مَثَلُهُ فِی الظُّلُمَاتِ لَیْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا سے کیا مطلب ہے پس فرمایا دست مبارک سے کہ اس طرح۔ یہہ ایسی خلقت کہ کچھہ نہیں جانتی۔

(بحار الانوار ج ۹۔ از تفسیر عیاشی)

(۳) فَالَّذِیْنَ آمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ پس جو لوگ کہ ایمان لائے ساتھ اس کے اور قوت دی اس کو اور مدد کی اس کی اور پیروی کی اس نور کی کہ اوتارا گیا ہے ساتھ اس کے یہ لوگ وہ ہیں فلاح پانے والے۔

(سورہ اعراف آیہ ۱۵۶) اسکی تفسیر میں پانچ حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ عن الباقر علیہ السلام وَاتَّبِعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَهٗ قال النور الولایة۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ نور اس آیت میں ولایت ہے۔ (مناقب ابن شہر آشوب۔ مرۃ الانوار للشیخ عبد اللطیف کازرانی)۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ وَاتَّبِعُوا النُّوْرَ الَّذِیْ اُنْزِلَ مَعَهٗ قال النور فی ھذ الموضع امیر المؤمنین والائمۃ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس مقام پر نور امیر المومنینؑ اور آئمہ ہیں۔ (کافی کلینی۔ بحار الانوار ج ۷ ص۱۲۴)

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ مَعَهٗ قال النور علی علیہ السلام۔ امام محمدؑ باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ نور علی علیہ السلام ہیں۔ (تفسیر عیاشی۔ مرٰۃ الانوار للشیخ عبداللطیف کازرانی)

۴۔ عن الباقر علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی خطبۃ یوم الغدیر معاشر الناس اٰمنوا باللہ و رسولہ والنور الذی انزل معہ۔ معاشر الناس النور من اللہ فیّ مسلوک ثم فی علیؑ ثم فی النسل منہ الی القائم المھدیؑ۔

امام محمدؑ باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے خطبۂ غدیر میں ارشاد فرمایا (کہ اے گروہ مردم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر اور ایسے نور پر جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے اے گروہ مردم نور اللہ کا مجھ میں جاری ہے اور پھر علیؑ میں جاری ہوگا اور پھر اس کی نسل میں قائم مہدیؑ تک جاری رہیگا۔

(احتجاج طبرسی)

۵۔ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ یعنی برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ مَعَهٗ یعنی امیرالمومنینؑ فاخذ اللہ میثاق رسول اللہ علی الانبیاء ان یخبروا اممھم ان تعزروہ وینصروہ فقد نصروہ بالقول وامروا اممھم بذالک وسیرجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ویرجعون و ینصرونہ فی الدنیا۔

فالذین آمنوا بہ یعنی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے وعزروہ و

نصروه واتبعوا النور الذی انزل معہ۔ یعنی امیرالمومنین علیہ السلام کی پس اللہ نے عہد لیا انبیاء سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے لئے کہ خبر دیں اپنی امتوں کو قوت دیں اور مدد کریں اس کی پس انہوں نے قولاً مدد دی اور حکمدیا اپنی اپنی امتوں کو اس کا اور عنقریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجعت کریں گے اور انبیاء رجعت کرینگے اور ان کو مدد دینگے دنیا میں۔

(تفسیر علی بن ابراہیم۔ بحارالانوار ج ۷ ص۶۴)

(۴) يُرِيدُونَ اَنْ يُّطْفِؤُا نُوْرَ اللهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْكَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۔ ارادہ کرتے ہیں یہہ کہ بجھاویں روشنی اللہ کی کو ساتھ منھوں اپنے کے اور نہیں قبول رکھتا اللہ مگر یہہ کہ پورا کرے روشنی اپنی کو اور اگرچہ ناخوش رکھیں کافر (سورہ توبہ آیہ ۳۲)

اس کی تفسیر میں دو حدیثیں لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ وفی قولہ تعالی يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِؤُا الآیۃ قال علیہ السلام النور الولایۃ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ نور سے مراد ولایت ہے۔

(مناقب ابن شہر آشوب)۔

۲۔ عن علی علیہ السلام قال صعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ المنبر فقال ان اللہ نظر الی اہل الارض نظرۃ فاختارنی منہم ثم نظر ثانیۃً فاختار علیا اخی ووزیری ووارثی ووصی و خلیفتی فے امتی وولی کل مؤمن من بعدی من تولاہ تولی اللہ ومن عاداہ عاد اللہ ومن احبہ احب اللہ ومن ابغضہ ابغض اللہ واللہ لایحبہ الا مومن ولا یبغضہ الا کافر وھو نور الارض بعدی ورکنہا وھو کلمۃ التقویٰ والعروۃ الوثقیٰ ثم تلا رسول اللہ

يُرِيدُونَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔

الحدیث۔ جناب امیرالمومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ خداوندعالم نے ایک مرتبہ نظر کی اہل زمین پر تو مجھے اختیار کیا ان میں سے پھر دوسری مرتبہ نظر کی تو علیؑ کو اختیار کیا جو میرا بھائی ہے اور میرا وزیر ہے اور میرا وارث ہے اور میرا وصی ہے اور میری امت میں میرا خلیفہ ہے اور میرے بعد کل مومنوں کا ولی ہے جس نے اس سے محبت کی اللہ سے محبت کی اور جس نے اس سے دشمنی کی اس نے اللہ سے دشمنی کی اور جس نے اس کو چاہا اس نے اللہ کو چاہا جس نے اس سے بغض کیا اس نے خدا سے بغض کیا قسم ہے خدا کی نہیں دوست رکھتا اس کو مگر مومن اور نہیں بغض رکھتا اس سے مگر کافر اور وہ نور زمین کا ہے میرے بعد اور رکن اسکا ہے اور وہ کلمہ تقویٰ ہے اور عروۃ الوثقیٰ ہے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی يُرِيدُوْنَ الآیۃ تا آخر حدیث۔

(بحارالانوار۔ ازکنز ج ۷ صـ۶۶)

(۵) وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۔ اور جو کوئی کہ نہ کرے اللہ واسطے اسکے نور پس نہیں ہے واسطے اسکے کچھ نور۔

(سورۂ نور آیۂ ۴۰) اسکی تفسیر میں ایک حدیث ملی ہے۔

۱۔ عن صالح بن سھل قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ یعنی اماما من ولد فاطمۃ فما لہ من نور فما لہ من امام یوم القیمۃ یمشی بنورہ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیۂ کی تفسیر میں فرمایا کہ نور سے مراد امام ہے اولاد فاطمۂ زہرا صلوات اللہ علیہا سے پس جس کو وہ دنیا میں نصیب نہیں پس روز قیامت بھی اسکو امام نصیب نہ ہوگا جس کی روشنی میں وہ چلے۔
(تفسیر علی بن ابراہیم قمیؒ)۔
(۶) اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ ؕ
آیا پس ایسا شخص کہ کھولدیا ہے اللہ نے سینہ اس کا واسطے اسلام کے پس وہ اوپر نور کے ہے پروردگار اپنے سے (سورۂ زمر آیۂ ۲۳)
اس میں ایک حدیث ملی ہے۔
۱۔ قالؑ نزلت فی امیرالمومنین علیہ السلام فرمایا کہ یہ آیۂ امیرالمومنین کی شان میں نازل ہوا ہے (تفسیر علی بن ابراہیم)
(۷) وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا۔ اور چمک جاویگی زمین ساتھ نور پروردگار اپنے کے (سورۂ زمر آیۂ ۶۹)
اس میں ایک حدیث ملی ہے۔
۱۔ قال حدثنا مفضل بن عمر انہ سمع ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول فی قولہ تعالی وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا قال رب الارض یعنی امام الارض فقلت فاذا خرج یکون ماذا قالؑ اذا یستغنی الناس عن ضوء الشمس ونور القمر ویجتزون بنور الامام۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رب الارض یعنی امام الارض ہے پھر میں نے عرض کی اور جب امام ظہور کریں اس وقت کیا ہوگا۔ فرمایا اس وقت مستغنی ہو جائیں گے۔ آدمی ضوء آفتاب اور نور قمر سے اور کفایت کریں گے نور امام پر۔

(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۸) هُوَالَّذِي يُنَزِّلُ عَلَى عَبْدِهٖ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وہ ہے جو اتارتا ہے اوپر بندہ اپنے کے نشانیاں ظاہر تاکہ نکالے تمکو اندھیروں سے طرف روشنی کے۔ (سورہ حدید آیہ ۹)

اسمیں ایک حدیث ملی ہے۔

۱۔ جعفر علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ۔ یقول من الکفر الی الایمان یعنی الی الولایۃ لعلی علیہ السلام

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ فرماتا ہے تاکہ خارج کرے تم کو کفر سے ایمان کی طرف یعنی ولایت علی علیہ السلام کی طرف۔

(بحار الانوار ج ۹ ص۸۷)۔ از مناقب بن شہر آشوب۔

(۹) يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ (الآیہ) اس دن کہ دیکھے تو ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو دوڑتا ہوگا نور ان کا آگے ہاتھ ان کے کے اور داہنے طرف ان کے (سورہ حدید آیہ ۱۲)

اس میں ایک حدیث ملی ہے۔

۱۔ عن صالح بن سہل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ قال قال ائمۃ المومنین یسعیٰ بین ایدیھم و بایمانھم حتی ینزّلوا منازلھم۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ (نور) مومنوں کے امام ہیں کہ ان کے آگے آگے اور داہنی طرف چلیں گے یہاں تک کہ پہنچا دیں ان کو ان کی منزلوں میں (بحار الانوار ج ۷ ص۱۶۴ از تفسیر علی بن ابراہیم از کنز از تفسیر

فرات بن ابراہیم۔غایۃ المرام ص۳۶۲)

(۱۰) یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ ساتھ پیغمبر اُسکے کے دیوے گا تم کو دو حصہ رحمت اپنی سے اور کرے گا واسطے تمہارے نور کہ چلوگے ساتھ اس کے اور بخشے گا واسطے تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۂ حدید آیۃ ۲۸)

اس میں تین حدیثیں نقل کی ہیں۔

۱۔ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ فی قولہ تعالیٰ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ قال الحسنؑ والحسینؑ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ قال علیؑ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کِفْلَیْنِ حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور نور علیؑ ہے۔

(بحار الانوار از کنز ج ۹ ص۶۶)

۲۔ عن ابن عباس فی قول اللہ تعالیٰ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ قال الحسنؑ والحسینؑ وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ قال امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ کفلین حسنؑ اور حسینؑ ہیں اور نور امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں۔ (بحار الانوار ج ۷ ص۶۶ از تفسیر فرات بن ابراہیم۔کافی کلینی)

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ مِنْ رَّحْمَتِہٖ یعنی

حسنًا وحسینًا قال ماضرّ من اکرمہ اللہ ان یکون من شیعتنا ما اصابہ فی الدنیا ولم یقدر علی شئ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد کفلین سے حسنؑ اور حسینؑ ہیں فرمایا کہ نہیں نقصان پہونچاتا اس شخص کو کہ جس کو بزرگ کیا ہے خدا نے کہ ہمارے شیعوں سے ہو جو کچھ اسے دنیا میں پیش آتا ہے اور وہ کسی چیز پر قادر نہیں ہوا۔ (بحار الانوار ج ۷ صـ۶۶ از تفسیر فرات بن ابراہیم واز تفسیر علی بن ابراہیم)

(۱۱) یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔ چاہتے ہیں کہ بجھا دیں نور خدا ساتھ منھوں اپنے کے اور اللہ پورا کرنے والا ہے نور اپنے کو اور اگرچہ ناخوش رکھیں کافر۔

(سورہ صف آیہ ۸) اس میں دو حدیثیں ملی ہیں۔

۱۔ عن ابی الحسن الماضی علیہ السلام قال سئلتہ عن قول اللہ عزوجل یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ قالؑ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا ولایۃ امیر المؤمنین بِاَفْوَاھِھِمْ قلت وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ قال وَاللّٰہُ مُتِمُّ الامامہ لقولہ عزوجل اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْ اَنْزَلْنَا والنور ھو الامام قلت ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ قالؑ ھو الذی امر اللہ رسولہ بالولایۃ لوصیہ الولایۃ ھی دین الحق قلت لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ قالؑ لیظھرہ علی الادیان عند قیام القایم لقول اللہ عزوجل وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ بولایۃ القایم ولو کرہ الکافرون بولایۃ علی قلت ھذا تنزیل قال نعم اما ھذہ الحروف فتنزیل واما غیرہ فتاویل۔

محمد بن فضیل کہتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ یُرِیْدُوْنَ لیطفئوا نور اللہ کے کیا معنی ہیں فرمایا کہ ارادہ کرتے ہیں بجھا دیں (ولایت امیر المومنین) کو اپنے موںھوں سے میں نے کہا کہ واللہ متم نورہ کا کیا مطلب ہے فرمایا کہ کیا اللہ امامت کو تمام کرنیوالا ہے اپنے ارشاد کے مطابق (کہ ایسے لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کے رسول پر اور ایسے نور پر کہ ہم نے نازل کیا ہے) اور نور وہ امام ہے میں نے کہا ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق سے کیا مراد ہے فرمایا کہ وہ ایسا ہے جس نے حکم دیا اپنے رسول کو ولایت کا اس کے وصی کے لئے اور ولایت وہ دین حق ہے میں نے کہا کہ لیظھرہ علی الدین کلہ کے کیا معنی ہیں فرمایا کہ تاکہ ظاہر کرے تمام ادیان پر قیام قائم کے زمانہ میں بقول خدا واللہ متم نورہ یعنی اللہ تمام کرنے والا ہے ولایت قائم کو۔ اور اگرچہ کراہت کی کافروں نے ولایت علیؑ سے میں نے عرض کی کہ یہہ تنزیل ہے فرمایا ہاں لیکن یہہ حروف پس تنزیل ہے اور لیکن غیر اسکا پس تاویل ہے۔

(بحار الانوار ج ۷ صـ۲۶ از کافی کلینی)

۲۔ عن ابی الجارود عن ابی جعفر علیہ السلام انہ قال یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ واللہ لو ترکتم ھذا الامر الامامۃ ما ترکہ اللہ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ قسم ہے خدا کی گو تم نے اس امر امامت کو ترک کر دیا ہے مگر خدا نے اسکو ترک نہیں فرمایا۔

(بحار الانوار ج ۷ صـ۶۶ از کنز)

(۱۲) فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۔ پس ایمان لاؤ ساتھ اللہ کے اور رسول اسکے کے اور اس نور کے

جو نازل کیا ہے ہم نے اور اللہ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم خبردار ہے۔
(سورۂ تغابن آیہ ۸) اس میں تین حدیثیں ملی ہیں۔

۱۔ ابو خالد الکابلی عن الباقر علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ فآمنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا یا اباخالد النور واللہ الائمۃ من آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابو خالد قسم ہے خدا کی کہ نور آئمہ ہیں آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے۔
(بحار الانوار ج ۷ ص۶۵ از مناقب شہر آشوب)

۲۔ فآمنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا۔ والنور امیر المومنین علیہ السلام۔ یعنی اس آیہ میں نور امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔
(تفسیر علی بن ابراہیم)

۳۔ عن ابی خالد الکابلی قال سئلت اباجعفر علیہ السلام عن قولہ تعالیٰ فآمنوا باللہ ورسولہ والنور الذی انزلنا فقال یا اباخالد النور واللہ الائمہ من آل محمد صلوٰۃ اللہ علیہم الی یوم القیامۃ وھم واللہ نور اللہ الذی انزل وھم واللہ نور اللہ فی السموات والارض یا اباخالد لنور الامام فی قلوب المومنین انور من الشمس المضیئۃ بالنہار وھم واللہ ینورون قلوب المومنین ویحجب اللہ نورھم عمن یشاء فتظلم قلوبھم واللہ یا اباخالد لا یحبنا عبد ولا یتولانا حتی یطہر اللہ قلبہ ولا یطہر اللہ قلب عبد حتی یسلم لنا فاذا کان سلما لنا سلمہ اللہ من شدید الحساب وآمنہ من فزع یوم القیامۃ الاکبر۔

ابو خالد کابلی کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا

قول خدا فامنوا باللہ و رسولہ والنور الذی انزلنا کو تو فرمایا اے ابوخالد قسم ہے خدا کی نور آئمہ آل محمدؐ ہیں قیامت تک درود اللہ کا ہو ان پر اور قسم ہے خدا کی وہی وہ نور ہیں کہ جن کو نازل کیا ہے اور قسم ہے اللہ کی وہی نور اللہ کے ہیں آسمانوں اور زمین میں۔ اے ابوخالد ہر آئینہ نور امام کا دلوں میں مومنوں کے زیادہ تابندہ ہے دن کے چمکتے ہوئے آفتاب سے اور قسم خدا کی اور وہ آئمہ روشن کرتے ہیں دلوں کو مومنوں کے اور چھپا لیتا ہے اللہ ان کا نور جس سے چاہتا ہے پس تاریک ہو جاتے ہیں دل ان کے قسم ہے اللہ کی اے ابوخالد نہیں چاہتا اور نہیں دوست رکھتا ہم کو کوئی بندہ یہانتک کہ طاہر کرتا ہے اللہ قلب اس کا اور نہیں طاہر کرتا اللہ قلب کسی بندہ کا جب تک تسلیم نہ کرے ہم کو پس جب تسلیم کیا اس نے ہم کو سلامت رکھے گا اللہ اس کو سخت حساب سے اور امان دے گا اس کو خوف یوم قیامت اکبر سے)

(بحار الانوار ج ۷ صفحہ ۲۴ از تفسیر علی بن ابراہیم و کافی کلینی۔ غایۃ المرام صفحہ ۳۴۷)

(۱۲) یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ اس دن کہ نہ رسوا کرے گا اللہ نبی کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں ساتھ اس کے نور ان کا دوڑتا ہوگا آگے ان کے اور داہنے ان کے کہیں گے اے پروردگار ہمارے پورا کر واسطے ہمارے نور ہمارا اور بخشش کر واسطے ہمارے تحقیق تو اوپر ہر چیز کے قادر ہے۔ (سورۃ تحریم آیۃ ۸)
اس میں ایک حدیث ملی ہے۔

۱۔ عن صالح بن سھل عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قولہ تعالٰی

نُوۡرُهُمۡ یَسۡعٰی بَیۡنَ اَیۡدِیۡهِمۡ وَبِاَیۡمَانِهِمۡ قال ائمة المومنین نورهم یسعی بین اید یهم حتی ینزلوا منازلهم۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نور ائمہ ہیں مومنین کے کہ آگے آگے چلیں گے ان کے یہانتک ان کو ان کی منزلوں میں اتار دیں۔

(بحار الانوار ج ۷ ص ۶۴۔ تفسیر علی بن ابراہیم)

پس نور کی ان چودہ آیتوں اور ان کی تفسیروں سے مانند آفتاب نصف النہار روشن اور ظاہر ہے کہ یہی حضرات چہاردہ معصومین محمدؐ و آل محمدؐ علیہم السلام نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ہیں یہی حضرات وہ نور ہیں جو مَثَلُ نُوۡرِهٖ اور یَهۡدِی اللّٰهُ لِنُوۡرِهٖ میں شرفاً اس کی طرف مضاف ہے یہی حضرات مصداق نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ ہیں یہی مراد یَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ ہیں یہی حضرات وہ نور ہیں جنکا مدخل نور ہے مخرج نور ہے علم نور ہے کلام نور ہے مصیر نور ہے یہی وہ نور ہیں جن کی محبت نور ہے ہدایت نور ہے امامت نور ہے نبوت نور ہے ولایت نور ہے یہی نور مجسم ہیں یہی نور الانوار ہیں۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال ان الله کان اذ لا کان فخلق الکان والمکان وخلق نور الانوار الذی نورت منه الانوار واجری فیه من نوره الذی نورت منه الانوار وهو النور الذی خلق منه محمداً و علیاً فلم یزالا نورین اولین اذ لا شی کون قبلهما فلم یزالا یجریان طاهرین مطهرین فی الاصلاب الطاهرة حتی افترقا فی اطهر طاهرین فی عبد الله و ابیطالب

(عبقات الانوار ص ۲۶۲ جلد نور

اصول کافی باب مولد النبی ص)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بہ تحقیق اللہ تھا جب کہ اہل مکان نہ تھے۔ پس خلق کیا اہل مکان اور مکان کو خلق کیا ایسے نور الانوار کو جس سے نورانی کئے گئے انوار۔ اور جاری کیا خدا نے اس نور الانوار میں اپنا ایسا نور جس سے نورانی کئے گئے انوار۔ اور وہ ایسا نور ہے جس سے خلق کیا اوس نے محمدؐ اور علیؑ کو پس ہمیشہ سے تھے یہ دونو اوّل جبکہ کوئی شے ان نوروں کے قبل خلق نہ کی گئی تھی اور ہمیشہ جاری تھے دونوں طاہر اور مطہر اصلاب پاک میں یہاں تک کہ جدا ہوئے پاکیزہ تر دو طاہروں عبد اللہ اور ابیطالب میں۔

۱۶ مارچ سنہ ۳۲ کو طبع ہوئی

مینیجر کاظم بکڈپو دھلی

ہفت بند نعتیہ

از جناب مولوی سید جاوید حسین صاحب اعلی اللہ مقامہ والد ماجد مؤلف

بند اول

السلام اے نور تو چتر سر عرش بریں — صدر قدرت برتر از صد سدرۂ روح الامین
السلام اے نورت اول صنعت جاں آفریں — بہترین سرمایۂ ایجاد رب العالمین
السلام اے نور شمع بزم رب العالمین — ذرۂ خاک درت رشک مہ چرخ بریں
السلام اے ہر دو عالم مر ترا زیر نگیں — سرور ہر دو سرا شاہنشاہ دنیا و دیں
السلام اے عارف ذات تو رب العالمین — با خدا نام تو مقرون است چوں نقش نگین
السلام اے مطلع مدح تو قرآن مبین — منقبت خوان تو در بیت الاحرم روح الامین
شش جہت مملو زیک آوازۂ اقبال تو — با علو شان تو ہفت آسماں کم از زمیں
تو بگوئی آفرینش بودۂ اندر خرام — اندمی کو بود آدم پابگل ورمار وطین
بہر زیبائش چو دست قدرت صناع خواست — خاتم ایجاد را ختم الرسل آمد نگین
توتیائی چشم رضواں خاک نعلین تو شد — گرد راہت کند کحل الجواہر حور عین
ذلہ بردارے زخواں لطف تو روح القدس — دی زخرمنہائی سلمانت سلیماں خوشہ چین
ذرہ تاخیری نگردد گرد ہی حکم نوال — تا قیامت بودرت خود زر فشاند بر زمین
گردن گردوں چناں شد بہر تسلیم تو خم — رفت کان ماہی بماہ و ثور شد زیر زمین
پاک برو انگشت تیغ شوکت تو از حرم — تلخی جانِ بتاں را چوں مگس از انگبیں
چرخ و سدرہ عرش و کرسی را برافت کردطیٔ — آفریں صد آفریں صد آفریں صد آفریں

مہر مصروف طواف درگہِ تو روز و شب　　می نہد صبح و مسا بر آستانت مہ جبین

پرتو نور رخ تو آتش آتش می دہد　　تاب در لعل بدخشاں آب در دُرِّ ثمین

تیغ تو خون خواری کفار را عادت گرفت　　تیر تو اندر حرم مشتاق صید مشرکین

بر ولائے ذات پاک و آل تو روز الست　　حق گرفت از ہر سعیدی عہد و میثاق و مین

تاجدار قاب قوسین میر میدان دنی　　رازدار سرِّ ما اوحی شہ علم الیقین

سایۂ یزدان بعالم ابر بارانِ کرم　　در جہاں خلق مجسم رحمۃ للعالمین

مصطفیٰ آں شہریار ملک تسلیم و رضا　　میر سالار امم محبوب رب العالمین

بر تو نازل در تو کامل کرد حق ایں چار رکن　　حکمت و فصل خطاب و وحی قرآن مبین

شور بختان بحار معصیت را دستگیر　　عاصیاں را ملجا و ماوا شفیع المذنبین

در حرم بت افگنی ہا دوش بر دوش تو کرد　　آں ید اللہ زور بازو یت امیر المومنین

چوں نباشم من فدائی نام تو از جان و دل　　اے زہے نامیکہ با نام خدا باشد قرین

گر بصحن روضہ ات باشد نشان تربتم　　زندۂ جاوید گردد نام جاوید حزین

درد مندم آنکہ درمانم رسولُ اللہ بود　　در دو عالم دین و ایمانم رسول اللہ بود

بند دوم

اے دو عالم را زمین بوس درت باشد ہوس　　پایۂ قدر ترا بر عرش و کرسی دست رس

در بر صحن حریم روضۂ رضوان تو　　لامکان با ہمچنین وسعت نماید چوں قفس

وادیٔ ایمن ز تعینت شرف باید شہا　　باید بیضائی موسیٔ نقش پایت ہم نفس

گر لب معجز بیانت جاں نوازی با کند　　مُردۂ صد سالہ گردد در دمی عیسیٰ نفس

طاق کسریٰ جوی سادہ نار فارس اہرمن　　روز میلاد تو خورد و خشک و سرد و محتبس

مہر زین سان زر فشاں بر چرخ و گیتی کی بدی　　گر نہ بر خاک درت گشتی مس خورشید مس

در نظاول باز مانده از نهیبت عدل تو — سنگ مقناطیس ز آهن کهربا از جذب خس
در جهات کون و امکان مثل باری بیمثال — همچو ذات کبریا پاک و منزه از و نس
احمد مرسل شفیع المذنبین کہف الورے — روز محشر عاصیاں را خواجہ فریاد رس
یکہ تاز عرصۂ معراج شاہِ قل کفے — آنکہ بر نہ قلعۂ چرخ بریں رانده فرس
آن شہنشاہی کہ ہارون درشش آمد کلیم — بر سرش از شہپرش روح القدس رانده مگس
وز نفاذ امر و نہی تو بشہرستان دین — زیر فرمانت کند شاہا قضا کار عسس
شحنۂ حکم تو گیرد باج از غبرا و چرخ — نقد زر از مہر و سیم از ماہ و از ماہی فلس
گوہرت چوں جوہر فرد آمد و عالم عرض — کرد تصدیق ایں تصور فلسفی بے پیش و پس
از من الکن بیان آید مدیح ذات تو — ایں ہمیں مدحت کہ در مدح تو قرآن است بس
چوں نباشد مہر و مہ از نور رویت شہ نثار — زانکہ ذات پاکت آمد سایۂ پروردگار

بند سیوم

اے ز نامت اوج ہا محراب و منبر یافتہ — وز قدم بوست شرف بیت الحرم در یافتہ
ایکہ از داور عطائی نہر کوثر یافتہ — شانی ذاتت خطاب شوم ابتر یافتہ
سعی خدامت صنم ہا از حرم بیروں نمود — صد صفا از پائی بوست رکن و مشعر یافتہ
موج دریاے فنا در جوہر تیغت نہاں — برق آتش زانکہ کان بحر در بر یافتہ
طاعت آئینہ رخسار خود را حور عین — با صفائی خاک درگاہت مکدر یافتہ
بر در دولت سرایت در دمی باید گدا — ور ہمہ عمر انچہ شاہ ہفت کشور یافتہ
حرف حرف از علم باری ہر زباں داری ہمہ — عقل کل اندر ضمیرش ہرچہ مضمر یافتہ
رفعت را قاب قوسین شاہد عدل است بس — کس چنیں قرب خدا حقا کہ کمتر یافتہ
در نثار قبہ درگاہ تو پیر فلک — دامنش پر از زرِ خورشید خاور یافتہ

خلعت پیغمبری ملے دربرت روز الست　　دی بسر تاج شفاعت روز محشر یافته

قیصر و فغفور و کسریٰ در شہی کے یافتند　　انچه اندر بے زربہا از تو بودر یافته

بہر دردم از تو درماں باید اے فخر مسیح　　آیدم خوں گریه چوں رگہای نشتر یافته

در بساط کون و امکاں چشم عقل دوربیں　　فرش درگاه ترا از عرش برتر یافته

بند چہارم

اے زکونین است برتر عز و شان مصطفیٰ　　کعبه ہم سر می نہد بر آستان مصطفیٰ

ہست از عرش عُلا عالی مکان مصطفیٰ　　آسمان بوسد زمینِ آستان مصطفیٰ

طوطی سدره نه بیند ہرگز آسیبِ قفس　　زانکه باشد ہمصفیر مدح خوان مصطفیٰ

خلق چوں قرآن کجا آرد دگر وصفش نمود　　از زبان کردگار آید بیان مصطفیٰ

خضر از آں دارد حیاتِ سرمدی کو راست درد　　ہر زماں وصف لب معجز بیان مصطفیٰ

چرخ مصروف طواف درگہش سیاره دار　　شد زمیں ہمچوں ثوابت محو شان مصطفیٰ

مثل باری ممتنع مثل محمدؐ شد محال　　بعد واجب ممکنی ناید بسان مصطفیٰ

فرّ فریدوں بود دوں پیش آں گردوں حشم　　چوں سکندر صد ہزاراں بندگان مصطفیٰ

کیست اسکندر که صدر آرائی سدره ہم نہد　　غاشیه بر دوش خود چوں خادمان مصطفیٰ

لیلة الاسریٰ فروغ پالگاہش را نگر　　خود قدیر قادر آمد قدردانِ مصطفیٰ

صدر جائش برتر است از فوق مازاغ البصر　　قاب قوسین است یک ادنیٰ مکانِ مصطفیٰ

بہر دستان مدحش خوش نشیمن داده اند　　بلبل طبع مرا در بوستان مصطفیٰ

باد جاوید از خدا و خلق عالم صد درود　　ہر زمان از رحمت حق بر روان مصطفیٰ

بند پنجم

اے دل وجانم فدایت یا شفیع المذنبیں — دین وایمانم ولایت یا شفیع المذنبیں

انچہ درقرآن بیان حق زرطب و یابس است — اے ہمہ وقف ثنایت یا شفیع المذنبیں

برامید جود توگرد آمدہ مشتی عصاست — بردر دولت سرایت یا شفیع المذنبین

خواندہ ایزد درنزول آیۂ من ذاللذی — شافع روز جزایت یا شفیع المذنبیں

قلب مومن صدر جایت یا شفیع المذنبیں — عرش اعظم جائے پایت یا شفیع المذنبیں

بہر تعظیم جلالت فاسجدو گویاں روند — قدسیاں برنقش پایت یا شفیع المذنبیں

درمتاع صنع گنجور ازل را بد ہمیں — گوہری از اصطفایت یا شفیع المذنبیں

بیفروغ آید بچرخ چارمیں سیمائے مہر — با صفائے نقش پایت یا شفیع المذنبیں

آنکہ والشمس است درقرآں بود تفسیر او — تکمۂ جیب قبایت یا شفیع المذنبیں

برمحیط آسمانِ سروری تابندہ است — مہر مجد واعتلایت یا شفیع المذنبیں

ازازل شد پردہ پوش عاصیاں امتش — وسعت ذیل عطایت یا شفیع المذنبیں

عشرایں جا دید عاصی روز بعث ونشر خلق — باد در تحت لوایت یا شفیع المذنبیں

بند ششم

اے کہ از بہر صدور رفعت مرتفع شان شما است — عرش وکرسی ہردو تا یک فرش ایوان شما است

لوح محفوظ وقلم محکوم فرمان شما است — دفتر ایجاد تکوین صدر دیوان شما است

موسئ عمران کلیم اللہ دربان شما است — باچنیں حشمت سلیماں میر ساماں شما است

نخل طوبیٰ سایۂ یک سرد بستان شما است — جنت الفردوس پائیں باغ ایوان شما است

پیر گردوں ازازل پروردۂ خوان شما است — کیستم من عالمی ممنون احسان شما است

روز ہیجائی شما عالم تہ و بالا شود
گنبد گردوں گرداں گرد میدانِ شما است

حصر اوصاف شما از کون و امکاں ممتنع
ممکن از واجب بود مدحی کہ شایاں شما است

چوں قمر باشد منور از شعاع آفتاب
مہر زاں سان مستفیض از روئے تاباں شما است

در شکوہ و شان و عز و جاہ و اقبال و جلال
فائق آمد بر سلیماں آنکہ سلمانِ شما است

مال و زر جان و تن و فرزند و زن ما در پدر
آنچہ من دارم بعالم جملہ قرباں شما است

آنکہ دارد دولت دارین واند بے گماں
جام جم کمتر ز کشکول گدایاں شما است

بے سبب نبود بیان من گہر ریز ایں قدر
بر زبانم وصف لعل گوہر افشاں شما است

آنکہ رضوانش بسی آراست اندر سالہا
نزہت آبادارم صحن گلستانِ شما است

اندر آن شور نشور و دار و گیر رست خیز
نبود م باکے کہ دست من بدامانِ شما است

کیست حسان در کلیم اللہ ہم دارم کلام
اندراں جائیکہ ایزد خود ثنا خوانِ شما است

صد فروغ نور کان موسیٰ بکوہ طور دید
یک ضیا از شعلہ شمع شبستانِ شما است

بر عزیز مصر دعوائے زلیخا باطل است
راست میگویم کہ یوسفؑ از غلامانِ شما است

آنکہ مصروف است کز تیر قضا ناید خطا
رمز تعلیم اشارت ہائی مژگانِ شما است

گر قبول افتد زہے عز و شرف ایں نعمت تو
بس ہمیں امید جاوید ثنا خوانِ شما است

بند ہفتم

اے ز خورشید وجودت ہر دو عالم را نظام
ذرۂ خاک درت روشن تر از بدر تمام

اے ز فیض درگہ والائے تو عالم بکام
بارگاہ دین پناہت ملجا و کہف انام

تاکہ یثرب شد حریم روضۂ خیر الانام
فرش او از عرش اعظم برتر اندر احتشام

مر ترا از دست بازدی ید اللہ اعتضاد
ویکہ بر پشت و پناہت دو جہاں را اعتصام

جلوۂ ہائے معجز ختم نبوت می دہد
زیب دوش پاک ختم المرسلیں حسن ختام

منبع شرع قویمت پاک از خاشاک زیب
دین اسلامت برد بر جادهٔ دار السلام

شہر یار ملک و ملت مالک ہر دو سرا
داور دین میر محشر شافع یوم القیام

مصطفیٰ آں مہبط روح الامین صلوا علیہ
مقصد تنزیل فرقان مورد وحی و سلام

آنکہ تسلیم است بروئے فرض عین مومناں
کام جاں گیر د زبان و تازباں باشد بکلام

دُرِ مکنوں رسالت آبروئے دو جہاں
آنکہ خاک درگہش سرتاج شاہان عظام

ماہ برج اقتدا مہر سپہر اصطفا
حضرت خیر البشر خیر الورے خیر الانام

اصطفا و خلت و قرب و شفاعت در ازل
یافت بر ختم الرسل مثل نبوت اختتام

مسجد اقصیٰ است شاہد بر علو پایہ ات
در صفوف انبیا رہم بودہ جائے امام

انچہ در دنیا و ما فیہا بود از کائنات
سال و ماہ و ساعت و لیل و نہار و صبح شام

بر و بحر و کوہ و دشت و جملہ آفاق جہاں
از جہات و فوق و تحت و راس و چپ و خلف امام

آب و آتش باد و خاک و رطب و یابس گرم و سرد
مہر و ماہ و انجم و افلاک و انوار و ظلام

در مطاف روضهٔ پاک تو درو زائرین
ہٰذہ جَنّٰتُ عَدۡنٍ اُزۡلِفَتۡ لِلۡمُتَّقِیۡن

الحمد للہ کہ و المنتہ کہ رسالہ ہذا جو پہلے بھی کہیں چھپکر بیحد مقبول ہو چکا ہے۔ اس مرتبہ کارپردازانِ کاظم بک ڈپو کی سعی سے دوبارہ طبع ہوا۔ اور حضرت مولف رسالۂ ہذا نے اسکا حق تالیف ہمکو عطا فرما دیا۔ لہذا اب کوئی صاحب اسکے طبع کی جرأت نہ فرمائیں۔

مینیجر کاظم بکڈپو دہلی

نخبۃ الاحکام المعروف بہ تحفۃ العوام

مستند و مصدقہ مصنفہ عالی جناب معلی القاب شمس الواعظین علامہ قاری حاجی حافظ خواجہ فیاض حسین صاحب کربلائی صدر مدرس مدرسہ منصبیہ میرٹھ نے فتاوی وعملیہ سرکار شریعتمدار حجۃ الاسلام جناب آقائی سید ابوالحسن صاحب قبلہ اصفہانی نجفی کے اس کتاب میں درج فرمائے ہیں یہ ایک ایسی مکمل کتاب ہے کہ جسکے بعد کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی قیمت عہ

زینۃ العابدین مستند

یہ کتاب مستند ہے جسمیں نماز پنجگانہ کو وظائف اور زیارت معصومین علیہ الصلوۃ والسلام وعملیات معہ نقش نہایت وضاحت سے درج ہیں لکھائی چھپائی بہترین ہے کاغذ بھی عمدہ لگایا گیا ہے مصنفہ جناب سید ظل حسنین صاحب نمبردار موضع پیتن ہیڑی ضلع بجنور قیمت ۸ر

بحر المصائب

اس کتاب میں حضرات معصومین صلوۃ اللہ علیہم کے فضائل و مصائب درج ہیں اور ایک ایک مجلس دو دو اور تین تین طریقہ سے درج کی ہے اور ہر مجلس نہایت مبکی و دلخراش ہے جناب مولوی سید امداد علی صاحب مرحوم کی مصنفہ ہے قیمت عگر

مصائب الابرار
فی محبت آل اطہار

مولفہ عالی جناب مولوی سید محمد حسین صاحب قبلہ نوگانوی کی ہے اس کتاب میں تمام واقعات مصائب جو کہ شیعیان علی اور آئمہ معصومین پر گذرے ہیں وہ سب کے سب تاریخوار درج ہیں لکھائی چھپائی عمدہ ہے قیمت علاوہ محصولڈاک عہ

حیات المسلمین فی مولود امیر المومنین علیہ السلام ۲

جناب امیر علیہ السلام کے فضائل ومناقب تو ہزارہا کتب میں بتفصیل تمام موجود ہیں لیکن حقیقت ولادت کعبہ اور خصوصیت سے مولود محافل کیلئے کوئی ایسا مجموعہ نہ تھا جو اس ضرورت کو کماحقہ پورا کرسکتا ہے اس مطلب میں یہ بہترین کتاب ہے قیمت ۹ر

سراج المبین

(فی تاریخ امیر المومنین علیہ السلام)

کہاں ہیں وہ مومنین جو اس لامثال تاریخ کے خواہشمند تھے۔ کہاں ہیں وہ حضرات نیک صفات جو منتظر تھے کہ یہ نادر الوجود تاریخ جلد از جلد تیار ہوکر قلوب مومنین کو منور کرے؟ کہاں ہیں وہ شائقین حضرات جو مقدس حالات کو پڑھنے کے متمنی تھے لیجیئے اس نایاب تاریخ کا پہلا حصہ چھپکر تیار ہوگیا اور ہاتھوں ہاتھ نکل رہا ہے۔ یہی وہ اپنی شان کی نرالی تاریخ ہے جسمیں نہایت مفصل و مکمل و مشرح سچے واقعات مولائے مومنین جناب علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کے درج ہیں کہاں ہیں وہ حضرات جن کے پاس ابتک یہ علوم معرفت کا خزینہ نہیں پہنچا جلد از جلد منگا کر ان حالات کو پڑھیں اور شوق سے پڑھیں ورنہ یہ بے بہا خزانہ پھر ہاتھ نہ آئیگا مصنفہ خانبہادر سید اولاد حیدر صاحب فوق بلگرامی کی ہے کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب ضخامت ۵۰۰ صفحات قیمت اتنی کم کہ ہر شخص لے سکے یعنی صرف ؏ روپیہ درخواست جلد بھیجئے ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔

تذکرۂ بے بہا یعنی تاریخ العلماء

اسمیں تین سو علمائے شیعہ کے مستند حالات ہیں یہ کتاب چھپکر تیار ہوگئی ہے اس نایاب تحفہ میں علمائے کرام کی تصویریں الفاظ میں بند کردی ہیں اور اسمیں شک نہیں کہ جناب قبلہ مصنف مولوی سید محمد حسین صاحب نوگانوی کی عمر کا بہترین ریاض ہے ہندوستان کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں کے علماء کے حالات اسمیں درج نہ ہوں حضرت مولانا نے تمام قوم پر درحقیقت احسان فرمایا ہے۔ اہل دل حضرات جلد از جلد فرمائش روانہ فرمائیں تاکہ یہ گوہرہائے بے بہا انکے خزانۂ دل میں بہترین اضافہ کردیں باوجود ان تمام خوبیوں کے اسکی لکھائی چھپائی اور کاغذ ولائتی اعلیٰ ہے قیمت فی جلد ؏ ۸

دمع ذروف ترجمہ لہوف

مصنفہ عالی جناب مولوی سید محمد حسین صاحب قبلہ یہ ایک تاریخی کتاب ہے مجملاً حال جناب امام حسینؑ کا ہر واقعہ کو جو قبل از معرکۂ کربلا ظہور میں آیا مختصر طور سے معہ شہادت درج ہے قیمت فی جلد علاوہ محصولڈاک صرف ۲ ؍